اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

پیش گوئی

800 آٹھ صد سالہ

وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنٰهُ فِيٓ إِمَامٍ مُّبِيْنٍ

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مولف و مترجم

حافظ محمد سرور چشتی نظامی

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

نام کتاب	....	پشین گوئی
مصنف	....	حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمتہ اللہ علیہ
مؤلف ومترجم	....	حافظ محمد سرور چشتی نظامی
تعداد صفحات	....	88
باراوّل	....	اپریل 1972ء
بارسوم	....	اکتوبر 2007ء
طابع	....	سیّد شجاعت رسول قادری
مطبع	....	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر	....	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور۔
کمپیوٹر کوڈ	....	1N125
قیمت	....	روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
انفال سنٹر اردو بازار کراچی
021-2630411

مکتبہ غوثیہ ہول سیل
پرانی سبزی منڈی کراچی
021-4910584

مکتبة المدینه
فیضانِ مدینہ، کراچی
021-4126999

احمد بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی
051-5558320

اسلامک بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی
051-5536111

مکتبة المدینه
اندرون بوہڑ گیٹ، ملتان

مکتبہ رضویہ
آرام باغ روڈ کراچی
021-2216464

مکتبہ ضیائیہ
بوہڑ بازار، راولپنڈی

مکتبہ بستان العلوم
کڈھالہ، آزاد کشمیر

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز داتا گنج بخش روڈ لاہور فون: 7313885
7070063

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد فون: 2626046

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ

وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

تقریظ

زیر نظر کتاب مستطاب المسمّٰی بہ پیشگوئی نعمت اللہ شاہ ولی رحمتہ اللہ علیہ'' کا بالاستیعاب مطالعہ کیا۔ مجھے بیحد مسرت ہوئی۔ کہ متذکرہ بالا کتاب کی تالیف وتصنیف فاضلِ نوجوان جناب حکیم حافظ محمد سرور صاحب نظامی لدھیانوی نے پایۂ تکمیل تک پہنچا کر تشنگان فنِ تصوّف کی پیاس کو بجھانے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ حضرت قبلہ نعمت اللہ شاہ ولی رحمتہ اللہ علیہ ایک مشہور ومعروف صوفی باکمال اور عالم بے مثال تھے۔ جن کو علوم غریبہ اور فنون لطیفہ میں انتہائی دسترس تھی۔ جس کا زندہ ثبوت آپ کی یہ پیش گوئی ہے۔ مولّف موصوف کو چونکہ علم تصوّف وعرفان میں ایک خاص ملکہ حاصل ہے۔ اور ان کی تربیت حضرت العلامہ ابوالحقائق پیر السید امانت علی شاہ چشتی نظامی رحمتہ اللہ علیہ نے بطریق احسن کی تھی۔ فقط

خادم العلماء والفقراء
حکیم السید وارث الجیلانی (فاضل مکہ معظمہ)
ادارہ فیضان فیصل آباد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ عَزَّ شَانُہٗ وَجَلَّ جَلَالُہٗ وَ عَمَّ نَوَالُہٗ وَ تَبٰرَکَ اسْمُہٗ وَ تَعَالٰی جَدُّہٗ لَامِثَالَ لَہٗ وَلَا نَظِیْرَلَہٗ وَلَا مِثْلَ لَہٗ وَلَا جَوَابَ لَہٗ وَلَا ضِدَّلَہٗ وَلَا نِدَّلَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلٰینَا وَ نَبِیَّنَا وَ شَفِیْعَنَا وَ رَسُوْلَنَا وَ اِمَامَنَا وَ سُلْطٰنَنَا وَ کَرِیْمَنَا وَ کَفِیْلَنَا وَ حَبِیْبَنَا وَ مَلِکَنَا وَ اٰقَانَا وَ سَنَدَنَا وَ طَبِیْبَنَا وَ طَبِیْبَ قُلُوْبِنَا وَ مَلْجَاٴَنَا وَ مَاْوٰنَا وَ غَوْثَنَا وَ غِیَاثَنَا وَ غِیُوْثَنَا وَ مُغِیْثَنَا وَ عَیْنَنَا وَ عُیُوْنَنَا وَ عَیَانَنَا وَ مُعِیْنَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

میرے بزرگو اور دوستو! یہ آیت کریمہ جو ذات باری تعالیٰ نے ارشاد فرمائی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جان لو! بے شک جو اللہ کے دوست ہیں نہ ان پر خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ واضح ہو کہ خوف مستقبل کی بات کا ہوا کرتا ہے اور غم ماضی کی بات پر ہوا کرتا ہے۔ اس کے برعکس گزرے ہوئے واقعات و خدشات کو محسوس کر کے خوف ہوا کرتا ہے اس کے برعکس گزرے ہوئے واقعات میں غور کر کے جبکہ وہ وقت ہاتھ سے جاتا رہا تو غم ہوا کرتا ہے۔ اللہ والوں کی یہ شان ہے کہ نہ تو انہیں ماضی پر وقت کے گزر جانے کا غم ہوتا ہے اور نہ ہی مستقبل پر آنے والے

وقت کا خوف ہوتا ہے چونکہ اللہ والے اللہ کے ولی ہیں۔ جب وہ اللہ کے ولی ہیں تو اللہ ان کا ولی ہے جیسا کہ حضرت مولوی جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

اولیآءَ اللّٰہُ اللّٰہ اولیآء
ہیچ فرقے درمیاں نبود ردا

ترجمہ: جو اللہ کے ولی ہیں اللہ ان کا ولی ہے۔ اللہ اور اس کے ولی کے درمیان فرق کرنا جائز نہیں۔

یہاں پر ایک نکتہ سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے اس پر غور فرمائیں۔ ولی اور ولایت میں فرق ذہن نشین کریں۔ ولایت ایک منصب ہے، ایک مرتبہ ہے جس کا ولی حامل ہے یعنی ولی صاحبِ ولایت کو کہتے ہیں۔ مطلب واضح ہے کہ ولی کا الگ وجود ہے اور ولایت کا الگ وجود ہے۔ جیسے علم اور عالم کے فرق کو سمجھنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ علم کا الگ وجود ہے اور عالم کا الگ وجود ہے۔ عالم وہ ہے جو علم کے مرتبہ کا حامل ہے پس صاحبِ علم کو عالم کہتے ہیں۔ بالکل ایسے ہی نبی اور نبوت کو سمجھیں۔ نبوت ایک منصب ہے ایک مرتبہ، نبی اس مرتبہ کا حامل ہے اس لئے نبی وہ ہے جو صاحبِ نبوت ہے۔

برادرانِ محترم! اب ولایت اور نبوت کے علم کا فرق ذہن نشین کریں۔

نبوت نے ارشاد فرمایا: عَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے یعنی میں تمام کائنات کو ایسے دیکھتا ہوں جیسے ہاتھ کی ہتھیلی۔ اس کے برعکس ولایت نے ارشاد فرمایا جیسا کہ غوث پاک سیّدنا عبدالقادر جیلانی محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، شہبازِ لامکانی، غوث صمدانی ارشار فرماتے ہیں۔ کہ میں تمام کائنات کو ایسے دیکھتا ہوں جیسے ہاتھ کی ہتھیلی پر رائی کا دانہ ہوتا ہے۔ اب دونوں کے فرق کو اچھی طرح ذہین نشین کرلیں۔

ارشادِ نبوت ہاتھ کی چٹیل ہتھیلی ہے اور ارشادِ ولایت ہاتھ کی ہتھیلی پر رائی کا دانہ ہے۔ ہاتھ کی ہتھیلی پر رائی کا دانہ جو رکھا جائے تو اس کے شش جہات میں سے یعنی دائیں بائیں، اوپر نیچے، آگے پیچھے میں سے ایک جہت جو نیچے کی طرف ہے وہ آنکھوں سے اوجھل ہے۔ شرقی، غربی، شمالی، جنوبی اور فوقی جہات نمایاں ہیں لیکن تحتی جہت پردہ میں ہے۔ اس کے برعکس نبوت کا ارشاد ہے ہاتھ کی چٹیل ہتھیلی سے یوں نمایاں ہے کہ کوئی جہت بھی پردہ میں نہیں ہے۔ پس جہاں ولایت انتہا کرتی ہے وہاں سے نبوت کی ابتداء ہوتی ہے۔ جیسے جہاں مادیت انتہا کرتی ہے وہاں سے روحانیت کی ابتداء ہوتی ہے۔

اب ذات باری تعالیٰ کے علم کے متعلق غور کریں کہ جس کی ذات بے حد ہے اس کے صفات بھی بے حد ہیں ایسا ہو نہیں سکتا کہ ذات بے حد ہو اور صفات محدود ہوں یا ذات محدود ہو اور صفات بے حد ہوں۔ انسان کو پہلے علم ہوتا ہے پھر معلوم ہوتا ہے یعنی وہ علم کی منزل سے گزر کر معلوم تک پہنچتا ہے۔

میرے دوستو! ذاتِ باری تعالیٰ کو اس کے برعکس یوں سمجھو کہ اسے پہلے معلوم ہے پھر علم ہے۔ اسی لئے اللہ والے بیان فرماتے ہیں کہ علم سے معلوم مقدم ہے انسان کے لئے علم مقدم ہے اور معلوم مؤخر ہے لیکن ذاتِ باری تعالیٰ کے لئے معلوم مقدم ہے۔ اور علم مؤخر ہے۔

اسی مقام پر شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ذاتِ باری تعالیٰ کی معلومات نے ذات باری تعالیٰ کے نفس سے ذاتِ باری تعالیٰ کو علم عطا کردیا۔ چونکہ وہ ذات بے حد ہے مجرد ہے۔ یکتا ہے اور لامتناہی ہے کسی کا محتاج نہ ہے۔ پس خود ہی ایک مرتبہ میں عالم ہے۔ علم، عالم، معلوم یہ تینوں مرتبے اسی ذات باری تعالیٰ کے ہیں جو بے حد ذات ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ کَانَ

اَللّٰہُ لَمْ یَکُنْ مَّعَہٗ شَیْئًا۔ ذاتِ باری تعالیٰ ہی تھی اس کے ساتھ کوئی شئی نہ تھی۔ تو جب اس کے ساتھ کوئی شئے نہ تھی تو اب بھی اس کے ساتھ کوئی شئے نہیں مانی جائے گی۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ بَلِ الْاٰنَ کَمَا کَانَ۔ بلکہ اب بھی ایسے ہی ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ تو جب کچھ نہ تھا اور ذات حق تھی تو اس کو سب کچھ پہلے ہی معلوم تھا۔ کوئی شئے اس سے چھپی ہوئی نہ تھی۔ اس کی معلومات ایسی بیحد تھیں کہ اس کے علم کی کُنہ کی میں سب کچھ پہلے ہی معلوم تھا۔ وہ پہلے بھی علیم تھا اور اب بھی علیم ہے اور پھر بھی علیم رہے گا۔ وہ ماضی، حال اور مستقبل کی قیدِ سے پاک ہے اس کی معلومات بھی ایسے ہی پاک ہیں۔ نہ اس کی ذات کے لئے قیدِ مکاں ہے اور نہ قیدِ زماں ہے اور نہ اس کی صفات کے لئے قیدِ مکاں ہے اور نہ قیدِ زماں ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز پر علم سے احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ یہ اس کا علم علّت معنوں سے پاک ہے اور اس کا علم واسطے اور وسیلے سے بھی پاک ہے۔ جیسے دھوئیں اور آگ کا علم انسان کو واسطے سے معلوم ہوتا ہے۔ دھواں دیکھ کر انسانی علم کہہ اٹھتا ہے۔ کہ وہاں پر آگ ہے دھوئیں کا وجود آگ کے وجود پر دلالت کرتا ہے تو انسان کو آگ کا علم دھوئیں کے وسیلہ سے حاصل ہوا۔ ذاتِ باری تعالیٰ کا علم ان معنوں میں نہیں مانا جائے گا۔ بلکہ اس کا علم واسطہ کی علت سے اور وسیلہ کی علت سے پاک مانا جائے گا۔

میرے دوستو! ذاتِ باری تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ○ ہر ایک چیز کو ہم نے کھول کر بیان کر دیا۔ اس کو لوحِ محفوظ میں۔ اور حدیث شریف میں آنحضرت سرکارِ دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ ذاتِ حق نے قلم کو ارشاد فرمایا: اُکْتُبْ فِیْ عِلْمِیْ وَمَا هُوَ کَآئِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔

اے قلم! لکھ دے جو کچھ میرے علم ہے۔ اور جو کچھ ہونے والا ہے قیامت کے دن تک۔ ذاتِ باری تعالیٰ نے حکم فرمایا اور قلم نے تعمیل کر دی۔ اسی مقام پر امام حسین عالی مقام رضی اللہ عنہ نے مراۃ العارفین میں ارشاد فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَخْرَجَ مِنَ النُّوْنِ وَ اَدْرَجَ فِی الْقَلَمِ۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ جس نے نکالا (علم) نون سے اور درج کر دیا قلم کے منہ میں۔ ذات باری تعالیٰ نے کلام اللہ میں ارشاد فرمایا۔ کہ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ۔ میں قسم کھاتا ہوں سیاہی کی اور میں قسم کھاتا ہوں قلم کی اور جو کچھ وہ سطر بنائے تو ذات باری تعالیٰ نے سیاہی، قلم اور سطر تین مرتبوں کی قسم کھاتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اسے یوں سمجھیئے کہ سیاہی علم کا وہ مرتبہ ہے جہاں تمام معلومات چھپی ہوئی ہیں یا تمام حروف، الفاظ، کلمہ، کلمات، کلام چھپا ہوا ہے لیکن امتیاز نہیں کیا جا سکتا ہے اور ذات باری تعالیٰ کے علم کی کنہہ کہ کنہہ میں وہ سب پچھ معلوم ہے یعنی ذاتِ باری تعالیٰ سے سیاہی کا مرتبہ بھی چُھپا ہوا نہیں ہے پھر.. معلہ مات قلم کے منہ میں درج کر دیئے تو قلم کے مرتبہ میں بھی تمام معلومات مجمل درج کردی گئیں۔ پھر سطر کے مرتبہ میں وہ تمام معلومات مفصل اور متفرق جلوہ گر ہوئیں۔ اس لئے حدیث شریف میں ارشاد ہوتا ہے۔ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ. اَوَّلَ مَا خلق اللّٰہُ قَلَمَ۔ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلَ۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور بنایا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا۔ یہ تینوں مراتب اور تینوں مقام اور تینوں صفات ایک ہی موصوف کے ہیں۔ یعنی آنحضرت علیہ السلام ہی کے یہ تینوں مراتب ہیں۔ ذاتِ باری تعالیٰ نے بھی حضور کے تینوں مرتبوں کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ اے محمد! تیرے اس مرتبہ کی قسم جب تو سیاہی کے مرتبہ میں تھا۔ اور اے محمد تیرے اس مرتبہ کی قسم جب تو مرتبہ قلم میں جلوہ گر تھا اور اے محمد! تیرے اس مرتبہ کی قسم جو تو سطر میں جلوہ گر ہوا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

نوٹ: حروف الفاظ، کلمے سب کے سب سطر میں جلوہ گر ہوا کرتے ہیں یہی وہ مقام ہے۔ جہاں علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

گنبدِ آبگین رنگ تیرے محیط ہیں حباب
لوح بھی تُو قلم بھی تُو تیرا وجُود الکتاب

تو اب ذات باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ کُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ۔ ترجمہ: ہر ایک چیز کو ہم نے کھول کر بیان کر دیا اس کو لوح محفوظ میں۔ تو حضرت مولوی جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

لوح محفوظ است پیشِ اولیآء
از چہ محفوظ است محفوظ از خطاء

ترجمہ: لوح محفوظ اولیاء اللہ کے سامنے ہوتی ہے۔ جو کچھ وہاں پر محفوظ ہے۔ وہ خطا سے غلطی سے پاک ہے۔ اب حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کشمیری رحمتہ اللہ علیہ ایک عظیم اللہ والے گزرے ہیں۔ جفر کا علم تو حضور کا غلام تھا۔ یہ آپ کی ادنیٰ کرامت ہے کہ حضور نے آج سے آٹھ سو سال پیشتر پیش گوئی ارشاد فرمائی اور وہ حرف بہ حرف پوری ہوتی چلی آ رہی ہے۔ بعض حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ حضور نے تقریباً دو ہزار اشعار سپرد قلم کئے ہیں۔ جن میں سے راقم الحروف کے پاس صرف دوصد اڑتالیس اشعار ہیں۔ بعض کی ردیف "مے بینم" اور بعض کی ردیف پیدا شود ہے اور بعض قافیہ بیانہ، میزانہ، یگانہ وغیرہ رکھتے ہیں۔ آپ مختلف شہروں میں سیاحت فرماتے ہوئے کشمیر تشریف لائے اور وہیں وصال فرمایا۔ انگریزوں کے متعلق مندرجہ ذیل شعر حضور نے ارشاد فرمایا:

صد سال حکمِ ایشاں بر ملکِ ہند میداں
آرید اے عزیزاں ایں نکتہ از بیانہ

تو لارڈ کرزن نے اس پیشین گوئی کو ممنوع قرار دے دیا کہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہماری حکومت صرف سو سال ہندوستان میں رہے۔

اشعار عام ملنے مشکل ہو گئے لیکن محبانِ اولیاء اللہ اشعاروں کی حفاظت کرتے رہے ہیں۔ قلمی بیاضوں میں، سینوں میں، ذہنوں میں کلام محفوظ چلا آیا۔

چنانچہ راقم الحروف کے ذہن میں ایک عرصہ سے خیال پیدا ہوا کہ ان اشعار کو یکجا جمع کر کے طباعت کرائی جائے تا کہ یہ مجموعہ محفوظ ہو جائے لہذا جناب میاں علی حسن صاحب کی وساطت سے یہ پیشین گوئی انشاء اللہ اپنی طباعت کی منزل پوری کر لے گی اور قارئین کرام فیض یاب ہوں گے۔ پس قارئین کرام دعائے خیر سے یاد فرما دیں۔

متمنیٔ دعا: حافظ محمد سرور نظامی فیض یافتہ
(ابوالحقائق پیر سیّد امانت علی شاہ چشتی نظامی رحمتہ اللہ علیہ)
فیصل آباد

شجرۂ نسب حکومتِ مغلیہ

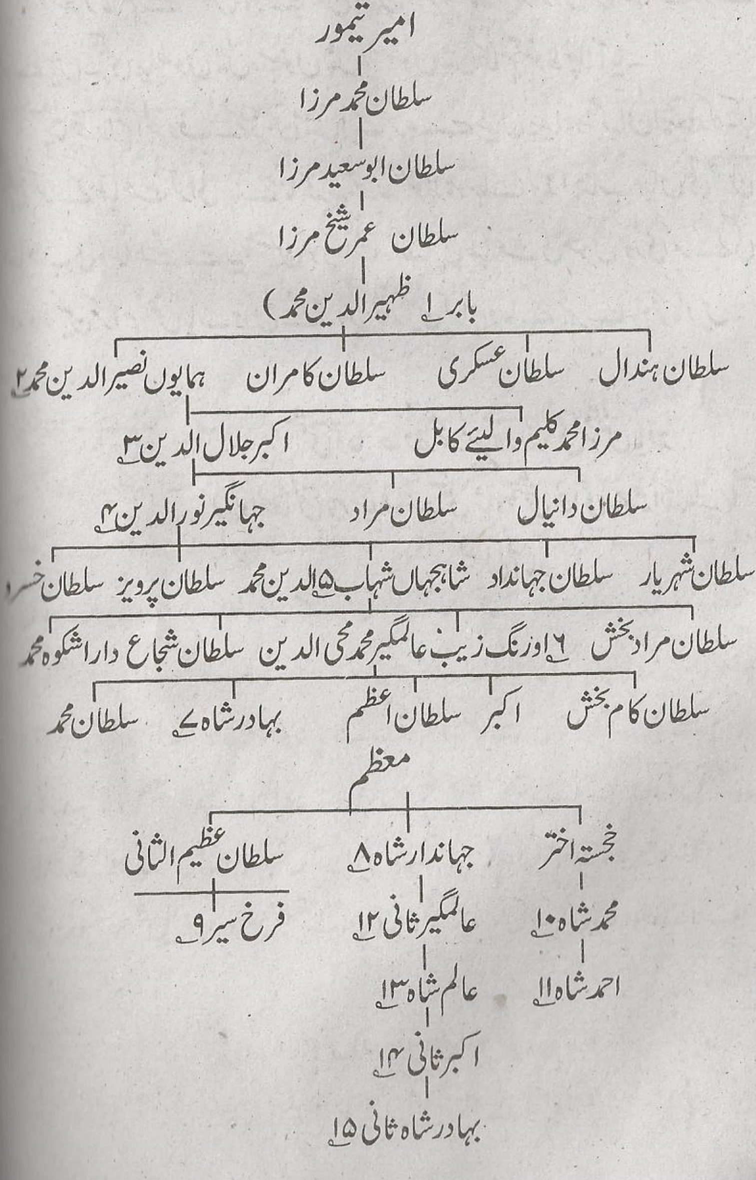

راست گویم بادشاہے در جہاں پیدا شود

نامِ او تیمور شاہ صاحبقراں پیدا شود

میں سچ کہتا ہوں کہ ایک بادشاہ دنیا میں پیدا ہوگا۔ اس کا نام تیمور شاہ ہوگا اور وہ صاحبقراں ہوگا۔

ازروئے تاریخ: تیمور شاہ ۱۳۹۸ء میں ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔ ان دنوں محمد تغلق ہندوستان پر حکمراں تھا۔ چنانچہ محمد تغلق جان بچا کر بھاگا اور شکست ہوئی۔ تیمور شاہ ہندوستان پر قابض ہوگیا۔ پھر ہند سے زرِ کثیر لے کر واپس سمرقند چلا گیا۔ دہلی کے گردونواح میں ۱۴۱۲ء میں فوت ہوا۔

بعد ازاں میراں شاہ کشورستاں گرد پدید

والئی صاحبقراں اندر زماں پیدا شود

اس کے بعد میراں شاہ سلطان محمد مرزا کشورستان (دنیا) ظاہر ہوگا۔ اور یہ اس زمانے میں صاحبقراں تیمور شاہ کا والی ہوگا۔

چوں کند عزمِ سفر اواز فناء سوئے بقا

بعد ازاں احوال شاہِ انس و جاں پیدا شود

جب وہ مقام فناء سے بقاء کی طرف عزم سفر کرے گا۔ تو اس کے بعد انسانوں اور جنوں کا بادشاہ ظاہر ہوگا۔ یعنی سلطان ابوسعید مرزا جو بہادر بھی ہوگا۔ اور طاقتور حکمران بھی ہوگا۔

بعد ازاں گردد عمر شاہان شاہ مالک رقاب

گردد آں ہم مدّعی بس مہربان پیدا شود

اس کے بعد عمر شیخ شہنشاہ مالک رقاب ہوگا۔ وہ بھی دعویٰ کرنے والا ہوگا اور بہت مہربان ہوگا۔

بعدہ گردد عمرش شیخ مالک ایں زمیں

درمیانِ عیش و عشرت بیگماں پیدا شود

مصرع ثانی بھی اسی عمر شیخ کی شان میں جلوہ گر ہے۔

ترجمہ: اس کے بعد عمر بن شیخ اس زمین کا مالک ہوگا۔ وہ بے گمان عیش وعشرت کے درمیان ظاہر ہوگا۔

شاہ بابر بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ

پس بہ دہلی والئی ہندوستان پیدا شود

ترجمہ: شہنشاہ بابر اس کے بعد کابل کا بادشاہ پھر دہلی میں ہندوستان کا والی ظاہر ہوگا۔

از سکندر چوں رسد نوبت بہ ابراہیم شاہ

ایں یقین داں فتنہ در ملک آں پیدا شود

جب سکندر سے ابراہیم بادشاہ تک نوبت پہنچ جائے گی۔ اس بات کو یقین سے سمجھ کہ اس کی بادشاہی میں فتنہ ظاہر ہوگا۔ امیر تیمور کا مقرر کردہ نائب سیّد خضر شاہ اور اس کے بعد تین دیگر جانشین علاؤ الدین تک برائے نام بادشاہ ہندوستان کے رہے۔ پس ۱۴۱۴ء سے ۱۴۵۱ء تک یہ خاندان سادات حکمران رہا۔ لودھی خاندان کی حکومت ۱۴۱۴ء سے ۱۴۵۱ء تک رہی۔

شاہ بابر بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ

پس بہ دہلی والئی ہندوستان پیدا شود

اس کے بعد بابر بادشاہ ملک کابل کا بادشاہ دہلی میں ہندوستان کا والی ظاہر ہوگا۔

باز نوبت از ہمایوں مے رسد از ذوالجلال

ہم درآں افغاں یکے از آسماں پیدا شود

ترجمہ: پھر ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف سے بادشاہی ہمایوں تک پہنچے گی۔ اسی دوران

قدرت کی طرف سے ایک افغان ظاہر ہوگا۔

(ظہیر الدین محمد بابر) امیر تیمور کی پانچویں پشت سے تھا۔ بابر پانچ مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔ مگر ہر مرتبہ ناکام رہا۔ آخر کار دولت خان حاکم پنجاب اور رانا سانگا والئی میواڑ نے ابراہیم لودھی سے ناخوش ہو کر بابر کو ہندوستان پر حملہ آور ہونے کی دعوت دی۔ بابر نے موقع غنیمت جان کر ۱۵۲۶ء میں ہندوستان پر حملہ کیا۔ اور...... لڑائیاں لڑنے کے بعد پانچویں مرتبہ فاتح ہوا۔ اس کی حکومت ۱۵۲۶ء سے ۱۵۳۰ء تک رہی۔

باز نوبت از ہمایوں مے رسد از ذوالجلال

ہم درآں افغاں یکے از آسماں پیدا شود

حادثہ رُو آورد سوئے ہمایوں بادشاہ

وآنکہ نامش شیر شاہ اندر جہاں پیدا شود

چوں رود در ملکِ ایراں پیش اولادِ رسول

تا کہ قدر و منزلش از قدرداں پیدا شود

شاہِ شاہاں مہربانی ہا کند در حق او باوقار

عزتش چوں خسرواں پیدا شود

تا زمانے آنکہ او لشکر بیارد سوئے ہند

شیر شاہ فانی شود پسرش برآں پیدا شود

ترجمہ: پھر ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف سے بادشاہی ہمایوں تک پہنچے گی اسی دوران قدرت کی طرف سے ایک افغان ظاہر ہوگا۔ ہمایوں بادشاہ کو حادثہ پیش آئے گا۔ اور اس کا نام شیر شاہ ہوگا۔ وہ دنیا میں ظاہر ہوگا۔ ہمایوں ملک ایران میں جائے گا۔ پیغمبر کی اولاد کے پاس۔ تا کہ اس کی قدر و منزلت قدردانوں والی جماعت سے ظاہر

ہو۔ تو شہنشاہ اس کے حق میں مہربانی فرمائے گا۔ تاکہ اس کی عزت کا وقار ایک حکمران کی حیثیت سے ظاہر ہو جب تک وہ ہندوستان پر لشکر کشی کرے گا۔ شیر شاہ مر گیا ہوگا۔ اور اس کا بیٹا اس کی جگہ ظاہر ہو گیا ہوگا۔

شیر شاہ جو حسن خاں جاگیردار کا لڑکا تھا۔ صوبہ بہار کا منتظم تھا۔ پھر یہ سوتیلی ماں کے سلوک سے تنگ آ کر حاکم بہار کا ملازم ہو گیا تھا۔ رفتہ رفتہ خود مختار حاکم بن بیٹھا۔ اس وجہ سی ۱۵۴۰ء میں ہمایوں شیر شاہ پر حملہ آور ہوا۔ لیکن شکست کھائی۔ پس شکست خوردہ ہو کر ایران کی حکومت میں پناہ گزین ہوا۔ پھر ۱۵۴۵ء میں ایران کی امداد سے کابل اور قندھار فتح کیا۔ اور ۱۵۵۵ء میں ہندوستان پر دوبارہ قبضہ کیا۔ اس کی حکومت ۱۵۳۰ء سے ۱۵۵۶ء تک رہی۔

پس ہمایوں بادشاہ بر ہند قابض۔ مے شود
بعد ازاں اکبر شاہِ کشورستاں پیدا شود

ترجمہ: اس طرح ہمایوں بادشاہ ہندوستان پر قبضہ کر لے گا۔ اس کے بعد اکبر ملک کا بادشاہ ظاہر ہوگا۔ جلال الدین محمد اکبر ۱۵۵۶ء سے ۱۶۰۵ء تک تخت نشین رہا۔

بعد ازاں شاہ جہانگیر است گیتی راپناہ اینکہ
آید درجہاں بدرِ جہاں پیدا شود

ترجمہ: اس کے بعد جہانگیر عالم پناہ ہوگا۔ یہ تخت پر جلوہ گر ہوگا۔ تو مہتاب کامل کی طرح ظاہر ہوگا۔

جہانگیر نورالدین محمد ۱۶۰۵ء سے ۱۶۲۷ء تک تخت نشین رہا۔

چوں کند عزم سفر آں ہم سوئے دارالبقاء
ثانی صاحب قراں شاہجہاں پیدا شود

ترجمہ: جب وہ دارالبقاء کی طرف سفر کرے گا۔ تو صاحب قرآں ثانی یعنی شاہجہاں

ظاہر ہوگا۔

بیشتر از قرن کمتراز چہل شاہی کند
تا کہ پسرش خود بہ پیشش آں زماں پیدا شود

قرن سے زیادہ اور چالیس سال سے کم بادشاہی کرے گا۔ جب اس کا بیٹا اس کے سامنے ہی اُس وقت تخت پر جلوہ افروز ہوگا۔

فتنہ ہا در ملک آرد نیز بس گردد خراب
از عجائب ہابود گرآب و نان پیدا شود

اس کے عہد میں فتنہ و فساد ہوگا۔ اور ملک کی حالت بہت خراب ہو جائے گی۔ اس وقت آب و نان میسر ہونا بھی موجب حیرت ہوگا۔

در تحیّر خلق مانند چوں چنیں گردد جہاں
مشتری از آسماں آتش فشاں پیدا شود

جب دنیا میں اس طرح ہو جائے گا۔ تو خلقت پریشان ہو جائے گی۔ آسمان سے مشتری آگ برسانے والا ظاہر ہوگا۔

ہمچناں دو عشر باشد بادشاہی او کند
تاز فرزندان اوکوچک بداں پیدا شود

ترجمہ: اس طرح بیس سال تک اس کی وہ بادشاہی کرے گا۔ حتیٰ کہ اس کے بیٹوں میں سے چھوٹا لڑکا اس پر ظاہر ہوگا۔

اوبزور پُر کند آواز خود اندر جہاں
والئی ایں خلق عالم بیگماں پیدا شود

ترجمہ: وہ اپنی آواز کو دنیا میں قوت کے ساتھ بھر دے گا۔ وہ اس جہان کی خلقت کا والی بیگماں ظاہر ہوگا۔

شاہجہان شہاب الدین محمد کی حکومت ۱۶۲۷ء سے ۱۶۵۸ء تک رہی اس کے دو لڑکے داراشکوہ اور اورنگ زیب تھے۔ ان کے درمیان فسادات برپا ہوئے۔ اور آپس میں بدسلوکی ہوئی۔ رعایا بھی دو حصوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ ۱۶۵۰ء میں داراشکوہ اور اورنگ زیب کے درمیان زبردست جنگ ہوئی۔ جس میں دارا فرار ہوا۔ اور اس کی فوج کو شکست ہوئی۔ اورنگ زیب نے اس کی گرفتاری کی جدوجہد جاری رکھی۔ بالآخر سندھ کے افغان جاگیردار ملک جیون خان نے روپے کی لالچ میں آ کر دارا کو اورنگ زیب کے سپاہیوں کے حوالے کر دیا۔ جب دارا دہلی پہنچا۔ تو مفتیانِ وقت نے اس پر کفر کا فتویٰ صادر کیا اور دارا قتل کیا گیا۔ اورنگ زیب عالمگیر محی الدین کی حکومت ۱۶۵۸ء سے ۱۷۰۷ء تک رہی۔

اندر آں اثنا قضاء از آسماں گردد پدید
وآنکہ نام او معظّم درجہاں پیدا شود

اسی اثناء میں آسمان کی طرف سے ایک فیصلہ ظاہر ہوگا۔ معلوم ہو کہ اس کا نام معظّم ہوگا۔ وہ دنیا میں ظاہر ہوگا۔

بہادر شاہ معظم ۱۷۰۷ء سے ۱۷۱۲ء تک حکمران رہا۔

خلق گردد جمع در دورانِ او گردد اماں
بر جراحت ہائے عالم مرہم آں پیدا شود

ترجمہ: اس دوران میں خلقت جمع ہو جائے گی اور امن وامان ہو جائے گا جہاں کے زخموں پر وہ مرہم کی طرح ظاہر ہوگا۔

ایں چنیں تا چند سالے پادشاہی او کند
او فنا گردد ز عالم پسر آں پیدا شود

ترجمہ: اس طرح چند سال تک وہ بادشاہی کرے گا۔ وہ اس جہاں سے فنا ہو جائے

گا۔ تو اس کا بیٹا ظاہر ہوگا۔

بہادر شاہ معظم کا لڑکا جس کا نام فرخ سیر تھا۔ اس کی حکومت ۱۷۱۶ء سے ۱۷۱۹ء تک رہیں۔ جو کہ برائے نام حکومت تھی۔

از طفیل مقدمش آید جہاں در اعتدال
غم، حسد، بیروں مسرت در جہاں پیدا شود

ترجمہ: اس کے آنے کے طفیل سے (وسیلہ سے) دنیا اعتدال پر آ جائے گی۔ حسد اور غم دور ہو جائیں گے۔ اور جہان میں خوشی ظاہر ہوگا۔

بعد ازاں شاہِ قوی بازو محمد پادشاہ
او بملک ہند آید حکمراں پیدا شود

ترجمہ: اس کے بعد محمد بادشاہ زور آور قوت والا۔ ملک ہندوستان میں آئے گا۔ اور حکمراں ظاہر ہوگا۔

محمد شاہ کی حکومت ۱۷۱۹ء سے ۱۷۴۰ء تک ملک ہندوستان پر رہی۔

ہمچناں دو عشریک سالے بود فرمانِ او
آں بسر آید سرے از سروراں پیدا شود

محمد شاہ کی حکومت ۱۷۱۹ء اور ۱۷۴۰ء کا فرق اکیس سال ہے۔

ترجمہ: اس طرح اس کا حکم اکیس سال رہے گا۔ وہ ظہور میں آئے گا۔ پس سرداروں میں سے ایک سردار ظاہر ہوگا۔

نادرِ آید ز ایراں مے ستاند تخت ہند
قتلِ دہلی پس بزور تیغ آں پیدا شود

نادر شاہ ایران سے آئے گا۔ ہندوستان کا تخت چھین لے گا۔ اہل دہلی کا قتل اس کی تلوار کے زور سے ظاہر ہوگا۔ نادر شاہ کا حملہ ہندوستان پر ۱۷۳۹ء میں ہوا۔ نادر شاہ

ایک معمولی چرواہا تھا۔ اپنی قابلیت سے ترقی کر کے ایران کا بادشاہ بن گیا۔ بعد میں کابل اور قندھار پر قابض ہو گیا۔ ہندوستان کی حکومت کی کمزوری کا فائدہ اٹھا کر ۱۷۳۹ء میں ہندوستان پر حملہ کیا۔ محمد شاہ نے شکست کھا کر صلح کی التجا کی۔ نادر شاہ محمد شاہ کے مہمان کی حیثیت سے دہلی میں داخل ہوا۔ چند روز بعد کسی نے افواہ اڑا دی کہ نادر شاہ مارا گیا۔ اس پر دہلی کے سپاہیوں نے نادر شاہ کے بہت سے سپاہی قتل کر ڈالے۔ جس پر نادر شاہ آگ بگولا ہو گیا۔ اس نے دہلی میں قتلِ عام کا حکم دے دیا۔ بارہ گھنٹے کے اندر اندر ڈیڑھ لاکھ کے قریب باشندگانِ دہلی قتل ہوئے۔ آخر محمد شاہ کی التجا پر نادر شاہ نے قتلِ عام بند کرایا۔ قریباً دو ماہ دہلی میں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم رکھا۔ بعد ازاں کوہ نور ہیرا اور تختِ طاؤس اور بے شمار دولت لے کر ایران واپس چلا گیا۔ اور حکومت ہند کو مفلس کر گیا۔

چوں کند عزم سفر سوئے بقا آں تاجدار
رخنہ در خاندانش از میاں پیدا شود

ترجمہ: جب وہ تاجدار ہند عالم فنا سے بقا کی طرف سفر کا عزم کرے گا۔ اس کے خاندان میں ایک رخنہ اس کے درمیان میں سے ظاہر ہوگا۔

بعد ازاں شاہِ قوی زور است احمد پادشاہ
او بملک ہند آید حکم آں پیدا شود

ترجمہ: اس کے بعد احمد بادشاہ قوی زور ہے۔ وہ ہندوستان کے ملک پر جلوہ گر ہوگا اور اس کا حکم ظاہر ہوگا۔

محمد شاہ (رنگیلا) کی وفات کے بعد اس کا لڑکا احمد شاہ حکمران ہوا جس کی حکومت برائے نام چند سالہ تھی۔ بڑے بڑے سردار باہمی جنگ و جدل میں مصروف رہے۔ روہیلوں نے بغاوت کر دی۔ اس کے فرو کرنے پر احمد شاہ کو مرہٹوں سے مدد حاصل

کرنا پڑی۔ ۱۷۵۲ء میں احمد شاہ درّانی نے پنجاب پر حملہ کیا۔ جس میں اسے فتح ہوئی۔ پنجاب کا علاقہ درّانی سلطنت میں شامل ہوا۔ ۱۷۵۴ء میں احمد شاہ کو اس کے وزیر غازی الدین پسر آصف جاہ نظام الملک والئی دکن نے اندھا کر کے تخت سے اتار دیا۔ اور عالمگیر ثانی کو بادشاہ بنا دیا۔ جو ۱۷۵۹ء تک حکمران رہا۔ احمد شاہ کی حکومت ۱۷۴۸ء سے ۱۷۵۴ء تک رہی۔ اس کے بعد عالم شاہ جو عالمگیر ثانی کے نام سے موسوم ہے۔ اس کی حکومت ۱۷۵۹ء سے لے کر ۱۸۰۶ء تک رہی۔ اور اکبر ثانی ۱۸۰۶ء سے ۱۸۳۷ء تک حکمران رہا۔ اور بہادر شاہ ظفر ثانی ۱۸۳۷ء سے ۱۸۵۷ء تک برائے نام شہنشاہ ہندوستان رہا۔ لیکن ان کے متعلق کوئی شعر ہمیں دستیاب نہیں ہوا۔

شاہِ بابر پادشاہ باشد پس از وے چند روز
درمیانش یک فقیر از سالکاں پیدا شود

ترجمہ: وہ جو بابر بادشاہ ہوگا اس کے چند روز بعد۔ اس کے درمیان سالکوں میں سے ایک فقیر ظاہر ہوگا۔

نام بہ اونانک بود آرد جہاں باوے رجوع
گرم بازارِ فقیر بیکراں پیدا شود

ترجمہ: اس کا نام نانک ہوگا۔ دنیا اس کی طرف رجوع کرے گا۔ اس بے اندازہ فقیر کا گرم بازار ظاہر ہوگا۔ یعنی چرچا ہوگا۔

دلمیانِ ملک پنجابش شود شہرت تمام
قوم سکھانش مریدو پیرآں پیدا شود

ملکِ پنجاب کے درمیانی حصہ میں اس کی بڑی شہرت ہوگی۔ سکھ قوم اس کی مرید ہوگی۔ اور ان کا وہ پیر نمایاں ہوگا۔

نوٹ: لفظ سکھ لکھتے وقت اردو میں کھ استعمال ہوتی ہے۔ لیکن فارسی میں ہائے لاہوری استعمال کی جاتی ہے۔ دو آنکھوں والی ہا استعمال نہیں کی جاتی۔

باوا گورونانک صاحب کی پیدائش ۱۴۶۱ء میں ہوئی اور وفات ۱۵۳۸ء میں ہوئی۔

قوم سکھانش چیرہ دستی ہا کند در مسلمین
تا چہل ایں جور و بدعت اندر آں پیدا شود

ترجمہ: سکھ قوم مسلمانوں پر بہت ظلم وستم کرے گی۔ یہ ظلم اور بدعت چالیس سال تک اس میں ظاہر ہوگا۔

بعد ازاں گیرد نصاریٰ ملک ہندویاں تمام
تا صدی حکمش میاں ہندوستاں پیدا شود

ترجمہ: اس کے بعد عیسائی تمام ملک ہندوستان پر قبضہ کرلیں گے۔ سوسال تک ان کا حکم ہندوستان پر جلوہ گر رہے گا۔

ظلم وعداوت چوں فزوں گردد بر ہندوستانیاں
از نصاریٰ دین و مذہب رازیاں پیدا شود

ترجمہ: جب اہل ہند پر ظلم اور عداوت کی زیادتی ہوجائے گا۔ اور عیسائیوں کی طرف سے دین و مذہب کو نقصان ظاہر ہوگا۔

ملک ہندوستان پر عیسائیوں کی حکومت پورے سو برس رہی۔ یہی وہ شعر ہے جس کی وجہ سے لارڈ کرزن نے یہ پیش گوئی قانونًا ممنوع قرار دے دی تھی۔ اور فتنہ مرزائیاں (مرزا غلام احمد قادیانی) انگریزوں کا ہی بویا ہوا بیج ہے۔ اس کی وجہ سے دین اسلام کو عیسائیوں نے کافی نقصان پہنچایا۔

احتوآء ساز د نصاریٰ را فلک در جنگ جیم
نکبت و ادبار ایشاں رانشاں پیدا شود

ترجمہ: جرمن کی جنگ میں آسمان عیسائیوں کو مبتلا کردے گا۔ تباہی اور بربادی کا نشان ان کے لئے ظاہر ہوگا۔ عالمگیر جنگ اوّل جو ۱۹۱۴ء سے شروع ہوکر ۱۹۱۸ء تک رہی۔ جرمنی سے لڑی گئی۔ پھر اکیس سال بعد دوبارہ ۱۹۳۹ء سے لے کر ۱۹۴۵ء تک جرمنوں سے عیسائیوں کی طرف سے لڑی گئی۔

نوٹ: ان جنگوں میں از روئے مذہب عیسائیوں کے لئے تباہی اور بربادی ہوئی۔ چونکہ دونوں ہی اہل جرمن اور اہل برطانیہ عیسائی ہی تھے۔ ازروئے قومیت وہ جرمنی کے باشندے اور وہ برطانیہ کی باشندے تھے۔

فاتح گردد نصاریٰ لیکن از تاراج جنگ
ضعف بیحد در نظام حکم شاں پیدا شود

ترجمہ: اہل برطانیہ عیسائی جرمنوں پر فتح پالیں گے۔ لیکن جنگ کی تباہ کاری سے ان کے نظام حکم میں بہت زیادہ کمزوری ظاہر ہوگا۔ (جس کے بنا پر ہندوستان چھوڑنے پر مجبور ہوجائیں گے)

واگزارند ہند را از خود مگر از مکر شاں
خلفشارِ جانگسل درمردمان پیدا شود

ترجمہ: عیسائی ہندوستان کو اپنے آپ چھوڑ جائیں گے۔ لیکن ان کے مکر سے ایک جان لیوا جھگڑا لوگوں میں ظاہر ہوگا۔

دو حصص چوں ہند گردد خونِ آدم شد رواں
شورش و فتنہ فزوں از گماں پیدا شود

ترجمہ: چونکہ ہندوستان دو حصوں میں تقسیم ہوجائے گا۔ اس لئے انسانوں کا خون

جاری ہوگا۔ شورش اور فتنہ وہم وگماں سے بھی زیادہ ظاہر ہوگا۔

لامکاں باشندز قہر ہندواں مومن بسے
غیرت و ناموسِ مسلم رازیاں پیدا شود

ترجمہ: اکثر مسلمان ہندوؤں کے غیظ وغضب سے بے گھر ہو جائیں گے۔ یعنی مہاجر ہو جائیں گے اور مسلمانوں کی غیرت اور ناموس کو نقصان ظاہر ہوگا یعنی مسلمانوں کی لڑکیاں اور عورتیں چھن جائیں گی۔

مومناں یابند اماں در خطۂ اسلاف خویش
بعد از رنج وعقوبت بختِ شاں پیدا شود

ترجمہ: مسلمان اپنے اسلاف کے علاقہ میں امان حاصل کرلیں گے۔ سزا اور مصیبت کے بعد ان کی تقدیر ظاہر ہوگی۔

پاکستان چونکہ ۱۹۴۷ء چودہ اگست کو معرضِ وجود میں آیا۔ تو قتل وخون کا ہونا اور مسلم عورتوں اور لڑکیوں کا ہندوستان میں رہ جانا کسی سے بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ خصوصاً مہاجر مسلمانوں نے کس طرح جان و مال کی قربانی دے کر خطۂ پاکستان حاصل کیا ہے۔ اس لئے مہاجر کو انصار پر یعنی مقامی پر فضیلت حاصل ہے۔ جیسا کہ ذاتِ باری تعالیٰ نے کلام پاک میں بھی ارشاد فرمایا ہے۔ فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُهَاجِرِیْنَ عَلَى الْاَنْصَارِ۔

نعرۂ اسلام بلند شد بست و سہ ادوار چرخ
بعد ازاں بار دگر یک قہر شاں پیدا شود

ترجمہ: اسلام کا نعرہ تیئیس (۲۳) سال تک بلند رہے گا۔ اس کے بعد دوسری مرتبہ ان پر ایک قہر ظاہر ہوگا۔

تنگ باشد بر مسلمانان زمین ملک خویش
نکبت و ادبار در تقدیر شاں پیدا شود

ترجمہ: مسلمانوں پر ان کے ملک کی زمین تنگ ہو جائے گی۔ تباہی اور بربادی ان کی تقدیر میں ظاہر ہوگی۔

یحییٰ خان کے دورِ حکومت ۱۹۶۹ء مارچ سے ۱۹۷۱ء دسمبر تک رہا ہے۔ اور دو گروہوں کے درمیان جو جنگ بائیس (۲۲) نومبر ۱۹۷۱ء ہندوستان اور پاکستان کے مابین لڑی گئی۔ سقوطِ مشرقی پاکستان اسی وجہ سے ظہور میں آیا۔ دیگر مغربی پاکستان سے تین دسمبر ۱۹۷۱ء کو جنگ شروع کی گئی اس میں مسلمانوں کی پوری پوری تباہی اور بربادی ظاہر ہوئی۔ صدر یحییٰ خان کی نااہلی اور لاپروائی سقوط مشرقی پاکستان کا باعث بنی ایک لاکھ فوج جنگی قیدی بنی ملک کا پورا صوبہ ہاتھوں سے نکل گیا۔ غیر بنگالیوں پر ظلم کیا گیا۔ تقریباً پندرہ لاکھ غیر بنگالی اور بنگالی جو متحدہ پاکستان کے حامی تھی۔ جان سے مارے گئے۔ اس سے قبل تیئیس (۲۳) سال تک مسلمانوں کا بول بالا رہا اور عظمت اسلام درخشاں رہی۔

بعد از تذلیل شاں از رحمتِ و پروردگار
نصرت و امداد از ہمسائیگاں پیدا شد

ترجمہ: ان کی ذلّت کے بعد رب العزت کی رحمت سے نصرت اور امداد ہمسایہ ملکوں سے ظاہر ہوگی۔

لشکرِ منگول آیداز شمال بہر عون
فارس و عثمان ہمچارہ گراں پیدا شود

ترجمہ: منگول لشکر شمال کی جانب سے مدد کے لئے آئے گا۔ ایران والے اور ترکی والے بھی مددگار ظاہر ہوں گے۔

ایں ہمہ اسبابِ عظمت بعد حج گردد پدید
نصرتے از غیب چوں بر مومناں پیدا شود

ترجمہ: کاروائی کے یہ تمام اسباب حج کے بعد ظاہر ہوں گے۔ جب مسلمانوں پر غیب سے مدد ظاہر ہو گی۔ ہمسایہ ملک خصوصاً افغانستان، ایران اور ترکی مددگار ثابت ہونگے۔

سعودی عرب، لیبیا، مصر، شام، عراق، اردن، غرض تمام بلادِ اسلامیہ جو مشرق وسطیٰ میں موجود ہیں۔ پاکستان کے مسلمانوں کے لئے مددگار ثابت ہیں۔

اہل علم کے نزدیک چار قومیں امتیاز کی جاتی یں۔ آریہ۔ منگولیہ۔ حبشیہ۔ یورپیہ۔ اہل یورپ گورے رنگ کے لوگ ہیں۔ اور اہل حبشہ سیاہ رنگ کے لوگ ہیں۔ اہل آریہ ہندوستان و پاکستان ممالک اسلامیہ وغیرہ کے لوگ ہیں۔ اہل منگولیہ۔ انڈونیشیا اور چائنا کے باشندگان ہیں۔ پس مغربی پاکستان کے شمال میں ملک چین ہی ہے جو پاکستان کا دوست ملک ہے۔ اس لئے لشکر منگول چائنا کی فوج کی طرف حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمتہ اللہ علیہ کا اشارہ ہے۔ اور یہ امداد کے تمام اسباب ۱۰ ذی الحجہ کے بعد ظہور میں آئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ماہ محرم میں تمام امدادی سامان پہنچ جائے گا۔ آگے ارشاد فرماتے ہیں۔

قدرت حق میکند غالب چناں مغلوب را
از عمق بلینم کہ مسلم کامراں پیدا شود

ترجمہ: ذاتِ باری تعالیٰ کی قدرت اس طرح مغلوب کو غالب کردے گی۔ میں گہری نظر سے دکھ رہا ہوں۔ کہ مسلمان فاتح ہوں گے یعنی کامران ظاہر ہوں گے۔

پانصد دہفتاد ہجری بوچوں ایں گفتہ شد
قادرِ مطلق چنیں خواہد چناں پیدا شود

ترجمہ: جب یہ اشعار کہے گئے۔ تو اس وقت ۵۷۰ھ ہے۔ لہذا ذاتِ باری تعالیٰ اس طرح چاہتے ہیں۔ اور اسی طرح ظاہر ہوگا۔

چون شود در دورِ آنہا جور و بدعت را رواج
شاہِ غربی بہر دفعش خوش عناں پیدا شود

ترجمہ: جب اس کے دور میں ظلم اور بدعت کو رواج ہو جائے گا۔ غرب کا بادشاہ ان کو دفع کرنے کے لئے حکومت کی اچھی باگ ڈور سنبھالنے والا ظاہر ہوگا۔

قاتل کفار خواہد شد شہ شیر علی
حامیٔ دین محمد (ﷺ) پاسباں پیدا شود

ترجمہ: (یہ) شیر علی شاہ کافروں کو قتل کرنے والا ہوگا۔ سرکار دو عالم محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے دین کی حمایت کرنے والا ہوگا۔ اور ملک کا پاسبان ظاہر ہوگا۔

درمیانِ ایں وآں گردد بسے جنگِ عظیم
قتل عالم بے شبہ در جنگ شاں پیدا شود

ترجمہ: اس کے اور اس کے درمیان ایک بڑی جنگ عظیم لڑی جائے گی۔ ان کی جنگ سے ایک عالم کا قتل شک وشبہ کے بغیر ظاہر ہوگا۔

فتح یا بدشاہ غربستان بزورِ تبرو تیغ
قومِ کافر را شکست بیگماں پیدا شود

ترجمہ: غربستان کا بادشاہ ہتھیاروں اور اسلحہ کے زور پر فتح حاصل کرے گا۔ اور کافر قوم کو ایسی شکست ظاہر ہوگی۔ جو وہم وگمان سے بھی باہر ہوگی۔

غلبۂ اسلام باشد تا چہل در ملک ہند
بعد ازاں دجال ہم از اصفہاں پیدا شود

ترجمہ: اسلام کا غلبہ چالیس سال تک ہندوستان کے ملک میں رہے گا۔ اس کے بعد دجّال (کافر) اصفہان شہر سے ظاہر ہوگا۔

از برائے دفع آں دجّال مے گویم شنو
عیسیٰ آید مہدیٔ آخر زماں پیدا شود

ترجمہ: اس دجّال (کافر) کو دفع کرنے کے لئے میں بیان کرتا ہوں۔ غور سے سنیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام آخر زماں ظاہر ہوں گے۔

آگہی شد نعمت اللہ شاہ ز اسرارِ غیب
گفتۂ اوبر مہر و ماہ بیگماں پیدا شود

ترجمہ: (مقطع) نعمت اللہ شاہ ولی رحمتہ اللہ علیہ غیب کے رازوں سے خبردار ہیں۔ آگاہ ہیں۔ (اس لئے) ان کا کہا ہوا۔ دنیا میں، کائنات میں، زمانے میں، وہم وگمان کے بغیر ظاہر ہوگا۔

شاہ غربی یا شاہ غربستان یا فاتح ہند یہ ایک ہی شخص کے صفات ہیں۔ صدر ذوالفقار علی بھٹو سے پہلے جتنے صدر اور گورنر پاکستان میں گزرے ہیں۔ ان کا حکم دونوں صوبوں پر نافذ ہوتا تھا۔ اور ان کی حکومت مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان دونوں پر جلوہ گر تھی۔ پہلا گورنر قائداعظم محمد علی جناح دوسرا گورنر اور وزیراعظم خواجہ ناظم الدین تھا۔ تیسرا گورنر غلام محمد تھا۔ چوتھا صدر سکندر مرزا تھا۔ پھر پانچواں صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں تھا۔ پھر چھٹا صدر یحییٰ خان نااہل اور لاپروا تھا۔ ان کا فرمان پاکستان کے دونوں حصوں یعنی مشرقی حصہ اور مغربی حصہ میں جاری ہوتا تھا۔ لیکن ساتویں صدر جناب ذوالفقار علی بھٹو کا فرمان صرف مغربی پاکستان میں ہی جاری ہوتا ہے۔ مشرقی پاکستان میں جاری نہیں ہوتا۔ بلکہ جب یہ صدر تخت نشین ہوا۔ تو مشرقی پاکستان اس سے علیحدہ ہو چکا تھا۔ اور اس پر ہندوستان کا قبضہ تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ شاہ غربی، شاہِ غربستان اسی مغربی پاکستان کا حاکم اور اس کا

فرمانروا کوئی بھی صدر ہو سکتا ہے۔ اور پیش گوئی کے شعر نمبر اکاون میں اس کا نام شیر علی آیا ہے۔ بس واضح دلیل یوں سمجھ میں آ رہی ہے کہ شیر علی نامی حکمرانِ مغربی پاکستان کے عہد حکومت میں ہندو پاکستان کے درمیان جنگ ہوگی اور شیر علی فاتح ہوگا اور مغربی پاکستان میں وہ اسلامی نظام نافذ کرے گا۔ دوسرا زاویہ یہ ہے کہ وہ شخص بہ اعتبار صفت شیر علی ہو سکتا ہے اور بہ اعتبار اسم خواہ وہ ضیاء الحق صاحب ہی ہو۔

حافظ محمد سرور چشتی نظامی

قدرت کردگار مے بینم
حالتِ روزگار مے بینم

میں ذات باری تعالیٰ کی قدرت دیکھ رہا ہوں میں زمانہ کی حالت دیکھ رہا ہوں

از نجوم ایں سخن نمے گویم
بلکہ از کردگار مے بینم

میں یہ بات علم نجوم کے ذریعہ سے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ ذات باری تعالیٰ کی طرف سے دیکھ رہا ہوں

در خراسان و مصر و شام و عراق
فتنۂ کار زار مے بینم

میں خراسان اور مصر اور شام و عراق میں جنگ کا فتنہ دیکھ رہا ہوں

ہمہ را حال مے شود دلگیر
گر یکے در ہزار مے بینم

سب کا حال برگشتہ ہو جائے گا اگر چہ ایک کو ہزار میں میں دیکھ رہا ہوں

قصہ‌ء بس غریب مے شنوم
غصہ‌ء در دیار مے بینم

میں ایک عجیب قصہ سن رہا ہوں میں ایک شہر میں اختلال دیکھ رہا ہوں

غارت و قتل و لشکر بسیار
از یمین و یسار مے بینم

قتل وغارت اور بے شمار فوج دائیں بائیں میں دیکھ رہا ہوں

بس فرو مائگاں بے حاصل
عالم و اخوندکار مے بینم

میں نہایت کمینے لوگوں کو حصول کے بغیر عالم اور استادانہ کام والے دیکھ رہا ہوں

مذہب و دین ضعیف مے یابم
مبدع افتخار مے بینم

میں دین و مذہب کو کمزور پا رہا ہوں میں فخر کی بدعت دیکھ رہا ہوں

دوستانِ عزیز ہر قومے
گشتہ غم خوار و خوار مے بینم

ہر قوم کے عزیز دوستوں کو خوار بھی اور غمخوار بھی میں دیکھ رہا ہوں

منعب و عزل و تنگیٔ عمال
ہر یکے را دوبار مے بینم

عروج ونزول اور گورنروں کا تقرر ہر ایک کو میں دو مرتبہ دیکھ رہا ہوں

ترک و تاجیک را بہم دیگر
خصمے و گیر دار مے بینم

ترک اور تاجیک (قوم) کو ایک دوسرے کا دشمن اور پکڑ دھکڑ کرنے والا میں دیکھ رہا ہوں

مکر و تیز ویر و حیلہ در ہر جا
از صغار و کبار مے بینم

مکر وفریب اور حیلہ ہر جگہ چھوٹوں اور بڑوں میں دیکھ رہا ہوں

بقعہ‌ء خیر سخت گشت خراب
جائے جمع شرار مے بینم

نیکی کا مقام سخت خراب ہو گیا ہے میں ایک جگہ چنگاریاں جمع دیکھ رہا ہوں

اند کے امن گر بود امروز
در حد کوہسار مے بینم

اگر آج تھوڑا سا امن ہے تو میں پہاڑ کی حدود میں دیکھ رہا ہوں

گرچہ مے بینم ایں ہمہ غم نیست
شادیٔ غمگسار مے بینم

اگرچہ میں یہ سب کچھ دیکھ رہا ہوں کوئی غم نہیں ہے میں غم کھانے والے کی خوشی دیکھ رہا ہوں

بعد ازاں سال چند سال دگر
عالمے چوں نگار مے بینم

اس سال کے بعد چند دوسرے سالوں کے بعد میں دنیا کو ایک تصویر خانہ کی طرح دیکھ رہا ہوں

بادشا ہے مشام دانائی
سرورے با وقار مے بینم

ایک بہت دانا بادشاہ کو میں باوقار سردار دیکھ رہا ہوں

حکم امسال صورتِ دیگر است

نہ چوں بیدار وار مے بینم

اس سال کا حکم دوسری طرح کا ہے میں اسے جاگنے والے کی طرح نہیں دیکھ رہا ہوں

غین ورے سال چوں گزشت از سال

بوالعجب کاروبار مے بینم

جب سال سے ''غ'' اور ''ر'' والے سال گزر گئے تو میں عجیب کاروبار دیکھ رہا ہوں

گردِ آئینۂ ضمیر جہاں

گرد و زنگ و غبار مے بینم

دنیا کے ضمیر کے آئینہ پر گرد وزنگ اور گرد وغبار میں دیکھ رہا ہوں

ظلمتِ ظلم ظالمان دیار

بے حدّ و بے شمار مے بینم

شہر کے ظالموں کے ظلم کا اندھیرا میں بیحد و بے حساب دیکھ رہا ہوں

جنگ آشوب و فتنۂ بیدار

درمیان و کنار مے بینم

پُرآشوب جنگ اور بیدار فتنہ کو درمیان میں اور کنارہ تک میں دیکھ رہا ہوں

بندۂ خواجہ وش ہمے بینم

خواجہ را بندہ وار مے بینم

غلام کو آقا کی طرح اور آقا کو غلام کی طرح میں دیکھ رہا ہوں

ہر کہ ادبار بود امسال

خاطرش زیر بار مے بینم

چونکہ اس سال دوست پر مصیبت ہوگی میں اس کا دل مغموم دیکھ رہا ہوں

سکۂ نو زنند بر رخ زر

درِ ہمش کم عیار مے بینم

سونے کے چہرے پر نئے سکہ کی چھاپ لگے گی اس کے درہم کو میں ناخالص دیکھ رہا ہوں

ہر ایک از حاکمانِ ہفت اقلیم

دیگرے را دو چار مے بینم

تمام دنیا کے حکمرانوں میں سے ہر ایک کو ایک دوسرے کے ساتھ لڑتا ہوا میں دیکھ رہا ہوں

ماہ را رُو سیاہ مے بینم

مہر را دِل فگار مے بینم

میں چاند کا چہرہ سیاہ دیکھ رہا ہوں سورج کا دل زخمی دیکھ رہا ہوں

تاجراں زدُور دشت بے ہمراہ

ماندہ در رہگذار مے بینم

تاجروں کو دور جنگل میں ساتھی کے بغیر راستہ میں تھکا ہوا میں دیکھ رہا ہوں

حال ہندو خراب مے بینم

جورِ ترک و تتار مے بینم

میں ہندو قوم کا حال خراب دیکھ رہا ہوں۔ ترک قوم اور تاتاری قوم کا ظلم میں دیکھ رہا ہوں

بعض اشجارِ بوستانِ جہاں

بے بہار و ثمار مے بینم

دنیا کے باغ کے بعض درخت بہار کے بغیر اور پھل و پھول کے بغیر میں دیکھ رہا ہوں

ہم دلی و قناعت و کنجے

حالیا اختیار مے بینم

ایسے موقعوں پر ہم دلی کو اور قناعت کو اور گوشہ نشینی کے اختیار کرنے کو میں اچھا دیکھ رہا ہوں

غم مخور زآنکہ من دریں تشویش
خرمیٔ وصل یار مے بینم

اے مخاطب! غم نہ کھا چونکہ میں اس پریشانی کے ساتھ دوست کے وصل کی خوشی بھی دیکھ رہا ہوں

چوں زمستان بے چمن بگذشت
شمس را خوش بہار مے بینم

جب سردی کا موسم باغ کے بغیر گزر جائے گا۔ تو آفتاب کو اچھی بہار والا میں دیکھ رہا ہوں

دور اوچوں شود تمام بکام
پسر شے یادگار مے بینم

جب اس کا زمانہ گزر جائے گا تو اس کا بیٹا بطور یادگار میں دیکھ رہا ہوں

بندگانِ جناب حضرت او
سربسر تاجدار مے بینم

اس عالی جناب حضرت کے غلاموں کو میں سرتاپا صاحب تاج دیکھ رہا ہوں

بادشاہے تمام ہفت اقلیم
شاہ عالی تبار مے بینم

تمام دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں کو میں بڑے بلند عروج پر دیکھ رہا ہوں

صورت و سیرتش چوں پیغمبر
علم و حلمش شعار مے بینم

اس کی سیرت اور صورت اور علم و حلم اور سوچ و سمجھ سب پیغمبر کے مشابہ دیکھ رہا ہوں

ید بیضاء کو با اوتا بندہ
باز با ذوالفقار مے بینم

اس کا سفید اور چمکدار ہاتھ میں پھر تلوار کے ساتھ دیکھ رہا ہوں

گلشنِ شرع را ہمے بویم
گلِ دین را بہار مے بینم

میں شریعت کے باغ کی خوشبو سونگھ رہا ہوں۔ میں دین کے پھول کی بہار دیکھ رہا ہوں

تا چہل سال اے برادرِ من
دورِ آں شہسوار مے بینم

اے میرے بھائی! اس شاہ سوار کا دورِ حکومت چالیس سال تک میں دیکھ رہا ہوں

عاصیانِ آں امامِ معصوم
خجل و شرمسار مے بینم

اس پاک امام کے نافرمانوں کو خجل اور شرمندہ میں دیکھ رہا ہوں

غازی دوست دار و دشمن کش
ہمدم و یارِ غار مے بینم

وہ غازی ہوگا۔ دوست رکھنے والا ہوگا اور دشمن کو قتل کرنے والا ہوگا۔ ایسے ہمدم اور یارِ غار کو میں دیکھ رہا ہوں

زینت شرع و رونق اسلام
محکم و استوار مے بینم

شریعت کی زینت اور اسلام کی رونق مضبوط و استوار میں دیکھ رہا ہوں

گنجِ کسریٰ و نقدِ اسکندر
ہمہ بر روئے کار مے بینم

کسریٰ کا خزانہ اور اسکندر کا نقد سب کو کام میں لگا ہوا میں دیکھ رہا ہوں۔ (نقد بمعنی دولت)

بعد ازاں خود امام خواہد بود
پس جہاں رامدار مے بینم

اس کے بعد وہ خود ہی امام ہوگا۔ پس دنیا کے ایک مدار (مرکز) میں دیکھ رہا ہوں

میم و حا و میم و دال خوانم
نامِ آں نامدار مے بینم

م، ح، م، د، اس کا اسم گرامی محمد میں دیکھ رہا ہوں اور پڑھ رہا ہوں

دین و دنیا از و شود معمور
خلق ذو بختیار مے بینم

دین اور دنیا اس کی وجہ سے معمور (آباد) ہو جائے گی۔ میں مخلوق کو خوش قسمت دیکھ رہا ہوں

مہدی وقت و عیسیٰ دوراں
ہر دو شہسوار مے بینم

وقت کے مہدی علیہ السلام کو اور زمانہ کے عیسیٰ علیہ السلام کو دونوں ہستیوں کو شاہ سوار میں دیکھ رہا ہوں

ایں جہاں را چو مصر مے نگرم
او را مثل حصار مے بینم

اس دنیا کو ایک شہر کی مانند میں دیکھ رہا ہوں۔ اس ہستی کو قلعہ کی مانند میں دیکھ رہا ہوں

ہفت باشد و زیر سلطانم
ہمہ را کامگار مے بینم

میرے سلطان کے سات وزیر ہوں گے میں ان سب کو کامیاب دیکھ رہا ہوں

بر کفِ دستِ ساقیٔ وحدت
بادۂ خوشگوار مے بینم

ساقیٔ وحدت کے ہاتھ میں خوش گوار شراب میں دیکھ رہا ہوں

تیغ ایں دلانِ زنگ زدہ
کند و بے اعتبار مے بینم

زنگ زدہ دلوں کی فولادی تلوار کو کند اور بے اعتبار میں دیکھ رہا ہوں

گرگ بامیش شیر با آہو
در چرا باقرار مے بینم

بھیڑ کو بھیڑیئے کے ساتھ ہرن کو شیر کے ساتھ ایک ہی چراگاہ میں ٹھہرے ہوئے میں دیکھ رہا ہوں

تُرک عیار مست مے نگرم
خصم اُو درخمار مے بینم

چالاک ترک کو میں مستی میں دیکھ رہا ہوں۔ اس کے دشمن کو میں نشہ میں دیکھ رہا ہوں

نعمت اللہ نشستہ بر کنجے
از ہمہ برکنار مے بینم

نعمت اللہ! شاہ سب سے الگ تھلگ بیٹھا ہوا پس میں دیکھ رہا ہوں۔

بزرگانِ محترم! اس مذکورہ بالا قصیدہ میں حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ

نے ''مے بینم'' ردیف کو استعمال کیا ہے۔ جس کا معنی ہے۔ ''میں دیکھ رہا ہوں''۔ علم صرف کے اعتبار سے اس کا مصدر ''دیدن'' ہے۔ اور ''دید'' اس کا ماضی اور ''بیند'' اس کا مضارع ہے چنانچہ ''مے بیند'' زمانہ حال کو خاص کرتا ہے۔ اور جب یہ صیغہ واحد متکلم کے مرتبہ میں ناطق ہوگا۔ تو ''مے بینم'' بن جائے گا۔ چونکہ اللہ والے ارشاد فرما رہے ہیں۔ کہ میں دیکھ رہا ہوں۔ اب ''دیکھنا'' دو قسم کا ہے۔ ایک ظاہری آنکھ سے دیکھنا اور دوسرا باطن کی آنکھ سے دیکھنا ہے۔ جیسا کہ مولوی غلام رسول عالم پور کوٹلہ رحمتہ اللہ علیہ بھی ارشاد فرماتے ہیں۔

میٹ اکھیں ایہہ ظاہر والیاں جیہڑیاں گزر گیاں انصافوں
کھول اکھیں تو باطن والیاں ملے نجات خلافوں

ظاہر کا دیکھنا ان حسی آنکھوں سے دیکھنا مراد ہے۔ اور باطن کا دیکھنا قوت متخیلہ سے دیکھنا مراد ہے۔ اور اس قوت کا نام ہی خیال ہے۔ خیال کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خیال مقیّد اور دوسرا خیال مطلق اس کا نام مثال مطلق اور مثال مقیّد بھی ہے اور خیال مقیّد میرے ساتھ متصل ہے۔ اس کے برعکس خیالِ مطلق مجھ سے منفصل ہے۔ اس کائنات میں جو کچھ ہمیں نظر آ رہا ہے۔ یہ سب کا سب کثیف جسم رکھتا ہے۔ اسے صوفیاء کرام کی اصطلاح میں عالم اجسام کہا جاتا ہے۔ جو کچھ عالم اجسام میں موجود ہے۔ اس کا تمام ترین عالم مثال مطلق میں تو موجود ہے۔ لیکن عالم مثالِ مطلق کا تمام تر عالم اجسام میں موجود ہونا محال ہے۔ چونکہ عالمِ مثال کی وسعت کے سامنے یہ عالم اجسام ایسے ہے۔ جیسے سورج کے سامنے ذرّہ یا جیسے سمندر کے مقابلہ میں قطرہ، پھر اس کے علاوہ اس سے ورے عالمِ ارواح ہے۔ جس کی وسعت کے سامنے عالم مثال ایسے ہے، جیسے ایک وسیع میدان میں ایک چھوٹی سی انگشتری یا جیسے ایک بہت بڑے عظیم دائرہ میں ایک چھوٹا سا دائرہ۔ پس اسے یوں سمجھئے کہ عالم ارواح اور عالم اجسام

کے درمیان عالم مثال ایک برزخ ہے۔ یا ایک حجاب ہے۔ عالم ارواح حقائق کونیہ کا پہلا مرتبہ ہے۔ اس لئے یہ جامع جمیع مرتبہ ہے۔ تمام نقوش وصور کا یہ حامل ہے۔ چونکہ اس میں تمام نقوش مجمل اور غیر امتیاز ہیں اس کے برعکس عالم مثال میں تمام نقوش مفصل موجود ہیں۔ لیکن یہ نقوش اشکال لطیفہ رکھتے ہیں۔ پس جب خیال مقید کا تزکیہ ہو جاتا ہے۔ یعنی جب تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب ہو جاتا ہے۔ تو دل کی آنکھیں ان اشکالِ لطیفہ کا مشاہدہ کرتی ہیں۔ یعنی ان کا عکس جب خیال مقیّد کے آئینہ میں انعکاس ہوتا ہے اور مستقبل میں ہونے والے واقعات نظر آنے لگتے ہیں۔ تو پیشگوئی کی جا سکتی ہے۔ کہ فلاں کام فلاں وقت پر ہوگا۔ اور فلاں حادثہ فلاں وقت رونما ہوگا۔ اس کی مثال ایسے ہے۔ جیسی سورج اور بادل اور زمین۔ اب اگر سورج اور زمین کے مابین بادل حائل ہو جائیں۔ تو ظاہر ہے۔ کہ سورج کی کرنیں زمین پر پہنچ نہیں سکتیں۔ چونکہ بادل زمین اور سورج کے درمیان ایک برزخ بن گیا ہے۔ اس کے برعکس اگر درمیان سے بادل ہٹ جائیں۔ تو سورج کی شعاعیں زمین پر سیدھی انفعال ہو کر منفعل ہوں گی۔ یہ مذکورہ بالا مادی مثال صرف ذہن کو قریب کرنے کے لئے دی گئی ہے۔ واضح ہو کہ کوئی مثال اپنے ممثل لہ کا عین نہیں ہو سکتی۔ اس کا عین ہونا محال ہے۔ البتہ تطبیق ہونا پایا جا سکتا ہے۔ یا پھر تضمین ہونا ہو سکتا ہے۔ ورنہ لزوم ذہنی سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ مذکورہ بالا بیان سے خلاصہ یہ نکلا کہ اگر مثالِ مقیّد کا تزکیہ ہو جائے تو اشکالِ لطیفہ جو عالم مثال میں موجود ہیں۔ ان کا عکس دل کے آئینے میں وارد ہوگا۔ اور غیب کی باتیں سالک پر کھل جائیں گی۔ اور اسے کشف و مشاہدہ حاصل ہوگا۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمتہ اللہ علیہ کامل ولی اور جلیل القدر اولیاء اللہ میں سے ایک ہیں۔ اس لئے علم غیب کا اظہار آپ کا ادنیٰ کمال ہے۔ اور آپ نے مندرجہ بالا

قصیدہ میں ''مے بینم'' بار بار ارشاد فرمایا ہے۔ چونکہ مکاشفہ ومشاہدہ تو عالم مثال یعنی ملکوتی مقام میں ہی شروع ہو جاتا ہے۔ آپ کے مقامات تو اس سے اور بلند ہیں۔ عالمِ جبروت اور عالم لاہوت سے بھی آپ کو سیر حاصل ہے۔ اس لئے مولوی جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

آئینہ دل چوں شود تو صافی و پاک
نقش ہا بینی بیروں از آب و خاک

ترجمہ: جب تیری دل کا شیشہ پاک صاف ہو جائے گا۔ تو تمام پانی اور مٹی سے تمام نقوش تجھے نظر آئیں گے۔

☆☆☆☆☆

پارینہ قصہ شوئم از تازہ ہند گوئم
افتاد قرن دوئم کہ افتداز زمانہ

قدیم قصہ کو میں نظر انداز کرتا ہوں۔ ہندوستان کے متعلق میں تازہ بیان کرتا ہوں کہ دوسرا قرن جو زمانے میں واقع ہوگا۔

صاحب قرانِ ثانی اولاد گورگانی
شاہی کند اما شاہی چور ستمانہ

خاندان مغلیہ میں سے صاحب قرآں ثانی ہند پر بادشاہی کرے گا۔ لیکن بادشاہی دلیرانہ طور پر ہوگی۔

عیش و نشاط اکثر گرد و مکاں بخاطر
گم مے کنند یکسر آں طرز ترکیانہ

عیش ونشاط ان کے دلوں میں گھر کرلے گا۔ اور یک لخت اپنے ترکیانہ طریقہ کو گم کرلیں گے۔

تامدّتِ سہ صد سال در ملکِ ہند بنگال
کشمیر، شہر بھوپال گیرند تا کرانہ

ہندوستان کے ملک میں بنگال، کشمیر، شہر بھوپال کے آخر تک تین سو سال تک حکومت رہے گی۔

گیرند ملکِ ایراں بلخ و بخارا تہراں
آخر شوند پنہاں، باطن دریں جہانہ

ملک ایران بلخ اور بخارا اور تہران پر دسترس رکھیں گے۔ آخر کار چھپ جائیں گے۔ اس جہان میں باطن ہو جائیں گے۔

تا ہفت پُشتِ ایشاں در ملکِ ہندو ایراں
آخر شوند پنہاں درگوشۂ نہانہ

ہندوستان اور ایران کے ملک میں ان کی سات پشتیں حکومت کریں گی۔ آخر کار ایک نہاں گوشہ میں چھپ جائیں گے۔

بعد از سہ صد نہ بینی تو حکم گورگانی
چوں اصحاب کہف گرد د در کہف غائبانہ

اے مخاطب! تین سو سال کے بعد سلطنت مغلیہ کی حکومت تو نہ دیکھے گا۔ اصحابِ کہف کی طرح غار میں غائب ہو جائیں گے۔

آں آخری زمانہ آید دریں جہانہ
شہبازِ سِدرہ بینی از دست رائیگانہ

اس جہان میں آخری زمانہ آئے گا۔ سدرہ کے شہباز قضاء کے ہاتھوں رائیگاں ہو جائیں گے۔

آں راجگانِ جنگی مئے خور مست بھنگی

در ملک شاں فرنگی آئند تاجرانہ

وہ جنگجو راجے مہاراجے بھنگ اور شراب کے نشہ میں مست ہوں گے۔ ان کے ملک میں عیسائی تاجرانہ داخل ہوں گے۔

رفتہ حکومت از شاں آید بغیر مہماں

اغیار سکّہ رانند از ضرب حاکمانہ

ان کی حکومت چلی جائے گی۔ غیر کے ہاتھوں آ جائے گی۔ جو مہمان بن کر آئیں گے حاکمانہ ٹیکسال سے سکہ چلائیں گے۔

بنی تو عیسوی رابر تختِ بادشاہی

گیرند مومناں را از حیلۂ بہانہ

اے مخاطب! تخت بادشاہی پر تو عیسائیوں کو دیکھے گا۔ مکر وفریب سے یہ مسلمانوں کو پکڑ دھکڑ کریں گے۔

صد سال حکم ایشاں در ملک ہند میداں

من دیدم اے عزیزاں! ایں نکتہ غائبانہ

تو ہندوستان کے ملک پر ان کی حکومت سو سال تک سمجھ۔ اے عزیزو! میں نے یہ غیبی نکتہ دیکھا۔

اسلام اہل اسلام گرد و غریب و حیراں

بلخ و بخارا، طہراں در ہند سند ہیانہ

اسلام اور اسلام والے لاچار اور حیران رہ جائیں گے۔ بلخ، بخارا، تہران اور سندھ اور ہند میں۔

درمکتب و مدارس علم فرنگ خوانند

در علم فقہ و تفسیر غافل شوند بیگانہ

سکولوں اور درسگاہوں میں انگریزی علم پڑھیں گے۔ فقہ اور تفسیر کے علم سے غافل اور دور رہیں گے۔

بعد آں شود چوں جنگے از روسیان و جاپاں

جاپان فتح یا بد بر ملکِ روسیانہ

اس کے بعد روس اور جاپان کے درمیان ایک جنگ ہوگی۔ روس کے ملک پر جاپان فتح حاصل کرلے گا۔

ہر دو چوں شاہ شطرنج ہر یک بساط بے سنج

مردان میان جویند از بہر صلح نامہ

یہ دونوں شطرنج کے کھیل کے بادشاہ کی طرح ہوں گے ہر ایک کی پھیلاوٹ بے وزن ہوگی۔ اشخاص ان کے درمیان صلح جوئی کریں گے۔

سرحد جدا نمایند از جنگ باز آیند

صلح کنند امّا صلح منافقانہ

اپنی سرحد جدا جدا بنائیں گے۔ جنگ سے باز آجائیں گے۔ صلح آپس میں کریں گے۔ لیکن صلح منافقانہ ہوگی۔

برکوہ قاف میداں روسی شود حکمراں

خوارزم و خیوہ تک آں گیرند تا کرانہ

کوہ قاف پر سمجھ لے روسی حکمران ہوں گے۔ علاقہ خوارزم اور خیوہ کے کنارہ تک قبضہ کرلیں گے۔

برملک مصر و سوڈان بخارا ہم کوہستان

لبنان شہر کرخ گیرند آستانہ

مصراورسوڈان، بخارا کوہستان کا علاقہ لبنان کرخ کا شہراور قسطنطنیہ تک دسترس حاصل کرلیں گے۔

بربحر خضر گیلان قابض شوند آناں

ہم چین وتختِ ایراں گرہند بے ایمانہ

بحرخضر گیلان پر وہ قابض ہوں گے۔ چین ایران پر بے ایمان دسترس حاصل کرلیں گے۔

از بادشاہے اسلام عبد الحمید نامی

چوں کیقباد کسریٰ عادل شاہ زمانہ

اسلام میں ایک بادشاہ جس کا نام عبدالحمید ہوگا۔ ایران کے شہنشاہوں کی طرح بڑا عادل ہوگا۔

بہر حمایت اسلام بر خیزد برائے جہاد

بعد از حمید گردد سلطان عامیانہ

اسلام کی حمایت میں جہاد کے لئے اٹھ کھڑا ہوگا۔ حمید کے بعد عامیانہ سلطان ہوگا۔

براو نصاریٰ اعداء ہر سو غلو نمایند

پس ملکِ اوبگیرند از حیلہ و بہانہ

نصاریٰ دشمنی سے اس پر چاروں طرف سے غلو غال کریں گے۔ پس اس کے ملک پر حیلہ اور بہانہ سے دسترس حاصل کریں گے۔

بعد از حمید گردد سلطان شاہ خامس

برتخت بادشاہی نشیند چوں ناگہانہ

حمید کے بعد سلطان شاہ خامس ہوگا۔ تخت بادشاہی پر وہ اچانک بیٹھے گا۔

از شرق و غرب یکسر حاکم شوند کافر

چوں ایں شود برابرایں حرف بایں بیانہ

مشرق اور مغرب میں کافر حاکم ہوں گے۔ جب اس بیان کے مطابق یہ بات پوری ہوجائے گی۔

قتل عظیم سازند در دشت مرو میرند

برقوم ترکماناں آیند غالبانہ

مرو کے جنگل میں بہت بڑا قتل ہوگا اور لوگ مریں گے۔ ترک قوم پر وہ لوگ غلبہ پالیں گے۔

قتل عظیم ثانی در عہد او کمالی

کفار غلبہ یا بند بردے ظاہرانہ

دوسرا قتل عظیم اس کمال کے عہد میں ہوگا۔ کافر اس پر ظاہرانہ غلبہ حاصل کریں گے۔

آخر حبیب اللہ صاحب قران من اللہ

گیرد ز نصرت اللہ شمشیر ازمیانہ

آخر کار اللہ کا دوست جو اللہ کی طرف سے صاحبِ قران ہوگا۔ تلواریں میان سے اللہ کی مدد سے نکال لے گا۔

گرددز نو مسلماں غالب بافضل رحمٰن

یعنی کہ قومِ عثماں باشند شادمانہ

نئی زندگی سے مسلمان ذات باری تعالیٰ کے فضل سے غالب ہوں گے۔ یعنی (ترکی والے) عثمان قوم خوش ہوگی۔

طاعون و قحط یکجا گردد بہ ہند پیدا
پس مومناں بمیرند ہر جا ازیں بہانہ

ہندوستان میں طاعون کی بیماری اور قحط ظاہر ہوگا۔ پس مسلمان اس بہانہ سے جگہ جگہ مریں گے۔

یک زلزلہ کہ آید چوں زلزلہ قیامت
جاپاں تباہ گردد یک نصف ثالثانہ

ایک زلزلہ قیامت کے زلزلوں کی طرح آئے گا۔ جاپان دوتہائی اس سے تباہ ہوجائے گا۔

دو کس بنامِ احمد گمراہ کنند بے حد
سازنداز دل خود تفسیر فی القرآنہ

دوشخص جن کے نام کے ساتھ احمد ہوگا۔ وہ لوگوں کو بہت سا گمراہ کریں گے۔ قرآن مجید کی تفسیر اپنے دل سے بنائیں گے۔

تاچار سال جنگے افتد بہ برِ غربی
فاتح الف گردد برجیم فاسقانہ

برّغرب پر چار سال کے لئے ایک جنگ واقع ہوگی۔ الف (انگلستان) جیم پر (جرمن پر) فاسقانہ طور سے فتح پائے گا۔ (یہ جنگ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک لڑی گئی)۔

جنگ عظیم باشد قتل عظیم سازد
یک صدوسی و یک لک باشد شمار جانہ

یہ عالمگیر جنگ اوّل ہوگی۔ بہت بڑا قتل واقع ہوگا۔ ایک کروڑ اکتیس لاکھ جانیں

ضائع ہوں گی۔

اظہار صلح باشد چوں صلح پیش بندی
بل مستقل نبا شدایں صلح درمیانہ

بطور پیش بندی صلح کے صلح کا اظہار ہوگا۔ لیکن یہ صلح ان کے درمیان مستقل نہ رہے گی۔

ظاہر خموش لیکن پنہاں کنند ساماں
جیم و الف مکرّر رو درمبار زانہ

دونوں بظاہر خموش ایسے ہیں لیکن در پردہ سامان تیار کریں گے یعنی جرمنی اور انگلستان بالتکرار جنگی تیاریوں میں مصروف ہوں گے۔

وقتیکہ جنگ جاپاں باچین افتاباں شد
نصرانیاں بہ پیکار آیند باہمانہ

جس وقت جاپان کی جنگ چین کے ساتھ واقع ہوگی۔ نصرانی آپس میں لڑائی کریں گے۔

قوم فرنسوی رابرہم نمود اوّل
با انگلیس و اطالین گیرند خاصمانہ

وہ سب سے پہلے فرانس پر حملہ کر کے قابض ہوگا۔ برطانیہ اور اٹلی والے خاصمانہ جنگ اختیار کرلیں گے۔

پسِ سال بست ویکم آغاز جنگ دوئم
مہلک ترینِ اوّل باشد بہ جارحانہ

دوسری عالمگیر جنگ کا آغاز اکیس سال بعد ہوگا۔ عالمگیر جنگ اوّل سے بہت زیادہ مہلک ہوگی اور جارحانہ ہوگی (یہ جنگ ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء تک لڑی گئی)

امداد ہندیاں ہم از ہند دادہ باشند
لاعلم ازیں کہ باشد آں جملہ رائیگانہ

اہل ہند بھی اس جنگ میں امداد دیں گے۔ اس بات سے لاعلم ہوں گے۔ کہ ان کی امداد رائیگاں جائے گی۔

آلاتِ برق پیما اسلاح حشر برپا
سازند اہل حرفہ مشہور آں زمانہ

ایسے ہتھیار جو آسمانی بجلی کو ماپنے والے اور ایسا اسلحہ جو میدانِ جنگ میں حشر برپا کردے۔ اس زمانہ کے مشہور و معروف سائنس دان بنائیں گے۔

باشی اگر بہ مشرق شنوی کلام مغرب
آید سرودِ غیبی برطرز عرشیانہ

اے مخاطب! اگر تو مشرق میں بیٹھا ہوگا۔ تو تو مغرب کا کلام سنے گا۔ عرش کی طرح غیب سے آواز آیا کرے گی۔

دو الف و روس وہم چیں مانندِ شہد شیریں
بر الف و جیم اُولیٰ ہم جیم ثانیانہ

دونوں الف (انگلستان اور امریکہ) روس اور چین آپس میں اکٹھے ہو کر اٹلی اور جرمنی جاپان پر حملہ کریں گے۔ (جاپان جیم ثانی ہے)

ایں غزوہ تا بہ شش سال باشد ہمہ بریں سال
از ابِ شور و نمکین چوں دشتِ وحشیانہ

یہ جنگ چھ سال تک اسی طرح جاری رہے گی۔ کھارے پانی سے نمکین تر ہوگی اور جنگلی جانوروں سے بھرے ہوئے جنگل کی طرح ہوگی۔

نصرانیاں کہ باشند ہندوستاں سپارند
تخمِ بدی بکارند از فسق جاودانہ

اس کے بعد عیسائی ہندوستان کو چھوڑ جائیں گے۔ جاتے ہوئے ہمیشہ کے لئے بدی کا بیج فسق سے بو جائیں گے۔

آں مردمانِ اطراف چوں مژدہ ایں شنودند
یکبار جمع آیند بر باب عالیانہ

اردگرد کے لوگ جب یہ خوشخبری سنیں گے۔ تو باب عالی پر فوراً ہی اکٹھے ہو جائیں گے۔

تقسیم ہند گردد دَرْدُو حصص ہویدا
آشوب و رنج پیدا از مکرو از بہانہ

ہندوستان دو حصوں میں کھلم کھلا تقسیم ہو جائے گا۔ مکروفریب سے آشوب و رنج ظاہر ہوگا۔

بے تاج بادشاہاں شاہی کنند ناداں
اجراء کنند فرماں فی الجملہ مہملانہ

ہندو پاک پر بادشاہ بے تاج بادشاہی کریں گے نہ جانتے ہوئے اپنے فرمان جاری کریں گے۔ جو فی الجملہ مہمل ہوں گے۔

از رشوتِ تساہل دانستہ از تغافل
تاویل یاب باشند احکامِ خسروانہ

رشوت لے کر سُستی کریں گے جان بوجھ کر غفلت کریں گے۔ شاہی احکام کو بدل دیا کریں گے۔

عالم ز علمِ نالاں دانا ز فہم گریاں
ناداں بہ رقصِ عُریاں مصرف و والہانہ

عالم اپنے علم پر گریہ زاری کریں گے دانا لوگ اپنی فہم پر گریہ زاری کریں گے نادان لوگ عُریاں ناچ گانوں میں دیوانہ وار مصروف ہوں گے۔

شفقت بہ سرد مہری تعظیم در دلیری
تبدیل گشتہ باشد از فتنۂ زمانہ

شفقت سرد مہری میں تعظیم دلیری میں تبدیل ہوجائے گی۔ بہ سبب زمانہ کے فتنہ کے۔

ہمشیر با برادر پسران ہم بہ مادر
نیز ہم پدر بہ دختر مجرم بہ عاشقانہ

بہن بھائی کے ساتھ لڑکے ماوؤں کے ساتھ باپ لڑکی کے ساتھ عاشقانہ فعل کے مجرم ہوں گے۔

از امتِ محمد (ﷺ) سرزد شوند بیحد
افعالِ مُجرمانہ اعمالِ عاصیانہ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے ایسے مجرمانہ فعل اور عاصیانہ عمل سرزد ہوں گے۔

فسق و فجور ہر سو رائج شود بہ ہر گو
مادر بہ دُختر خود سازد بسے بہانہ

ہر جگہ فسق و فجور رائج ہوگا۔ ماں اپنی بیٹی کے ساتھ بہت بہانہ سازی کرے گی۔

آں مفتیانِ گمرہ فتویٰ دہند بیجا
درحق بیان شرع سازند بسے بہانہ

وہ گمراہ مفتی بیجا فتویٰ دیا کریں گے۔ شریعت کے حق بیان میں بہت بہانہ سازی

کریں گے۔

فاسق کند بزرگی برقوم از سترگی
پس خانہ اش بُزرگی خواہد شود ویرانہ

فاسق لوگ بزرگی کریں گے اپنی قوم پر بڑی صفائی سے۔ پھر اس کے بُزرگ گھر میں ویرانی ظاہر ہوگی۔

در شہر، کوہ وقشلاق نوشند خمر بیباک
ہم بھنگ و چرس تریاق نوشند باغیانہ

شہروں اور پہاڑوں میں موسم گرما کے اندر بے خوف ہو کر شراب نوش کریں گے۔ بھنگ، چرس تریاق بھی باغیانہ نوش کریں گے۔

احکامِ دین اسلام چوں شمع گشتہ خاموش
عالم جہول گردد جاہل بہ عالمانہ

دینِ اسلام کے احکام شمع کی طرح خاموش ہوں گے۔ عالم جہول ہو جائے گا۔ جاہل گویا عالم بن جائے گا۔

آن عالمانِ عالم گردند ہمچوں ظالم
ناشُستہ رُوے خود رابر سرنہند عمامہ

وہ دنیا کے عالم ظالموں کی طرح ہو جائیں گے۔ اپنے نہ دھوئے ہوئے چہرہ کو سر پر دستار رکھ کر سجائیں گے۔

زینت ہند خود را باطرّہ و باجبّہ
گو سالہ سامری را باشد درون جامہ

اپنے آپ کو زینت طرّہ اور جُبّہ کے ساتھ دیں گے۔ گویا سامری جادوگر کے بچھڑے کو لباس کے اندر چھپالیں گے۔

در مومناں نزارے در جنگ قاضی آرے
چوں سگ پئے شکاری گردد بسے بہانہ

مسلمان نزاری میں قاضی کی لڑائی میں شکاری کے پیچھے کتے کی طرح بہانہ کریں گے۔

حلّت رود سراسر حُرمت رود سراسر
عصمت رود برابر از جبر مغویانہ

حلال جاتا رہے گا حرام کی تمیز جاتی رہے گی۔ عورتوں کی عصمت اغواء بالجبر سے جاتی رہے گی۔

بے مہرگی سر آید پردہ دری آید
عصمت فروش باطن معصوم ظاہرانہ

نفرت ظاہر ہوگی بے پردگی داخل ہو جائے گی یعنی عورتیں بے پردہ ہوں گی۔ باطن میں عصمت فروش بظاہر معصوم نظر آئیں گی۔

دُختر فروش باشد عِصمت فروش باشد
مردانِ سفلہ طینت باوضع زاہدانہ

اکثر لوگ دختر فروشی اور عصمت فروش کریں گے۔ سفلہ طینت آدمی وضع قطع زاہدوں جیسی رکھیں گے۔

بے شرم و بےحیائی در مرد ماں فزاید
مادر بہ دُختر خود خود را کند میزانہ

اکثر لوگوں میں بے شرمی و بے حیائی کی زیادتی ہوگی۔ ماں اپنی بیٹی کے ساتھ اپنے آپ کا میزان کرے گی۔

کفار مومناں را ترغیب دیں نمایند
از حج چوں مانع آیند از خواندن دوگانہ

کافر لوگ مسلمانوں کو دین کی ترغیب دیں گے۔ حج سے روکیں گے۔ نماز ادا کرنے سے بھی روکیں گے۔

مردے زنسلِ ترکاں رہزن چوں مثل شیطان
گوید دروغ دستاں در ملکِ ہندیانہ

ترکی نسل سے ایک آدمی شیطان کی طرح لٹیرا جھوٹی کہانی بیان کرے گا ہندوستان کے ملک میں۔

بینی تو قاضیاں را بر مسند جہالت
گیرند رشوت از خلق علّامہ با بہانہ

قاضی لوگوں کو تو جہالت کی مسند پر دیکھے گا۔ بڑے بڑے علم والے لوگ بہانہ سے لوگوں سے رشوت لیں گے۔

بینی تو پند معروف پنہاں شود در عالم
سازند حیلہ افسوں نامش نہند نظامہ

بھلے کام کرنے کی نصیحت دنیا میں چھپ جائے گی تو دیکھے گا فریب اور افسوں سازی کر کے اس کا نام نظام حکومت قرار دیں گے۔

گردد ریا مروج در شرق و غرب ہر سو
فسق و فجور باشد منظور خاص و عامہ

مشرق اور مغرب میں چاروں طرف ریاکاری رواج پا جائے گی عام خاص لوگوں کے لئے فسق و فجور منظور خاطر ہوگا۔

از اہلِ حق نہ بینی در آنزماں کسے را
دُزدان و رہزنے رابر سر نہند عمامہ

تو اس وقت کسی کو اہل حق نہ دیکھے گا۔ چوروں اور ڈاکوؤں کے سر پر دستار رکھیں گے۔

کذب و ریا و غیبت فسق و فجور بیحد
قتل و زنیٰ و اغلام ہر جا شوند عیانہ

جھوٹ اور ریاکاری اور غیبت فسق و فجور کی زیادتی ہوگی۔ قتل، زناء اور غلام بازی جگہ جگہ ظاہر ہوگی۔

شیخاں چوں مثل شیطاں تجویز مے نمایند
بادلبراں نشینند پنہاں درون خانہ

(جعلی) مشائخ شیطان کی طرح تجویزیں کریں گے۔ معشوقوں کے ساتھ گھروں میں چھپ کر بیٹھیں گے۔

زاہد مطیع شیطاں عالم عدوّ رحمٰں
عابد بعید ایشاں درویش با ریانہ

زاہد شیطان کی اطاعت کرنے والے عالم رحمٰن سے دشمنی کرنے والے عابد عبادت سے دور اور درویش ریاکاری کرنے والے ہوں گے۔

رسم و رواج ترسا، رائج شود بہ ہر جا
بدعت رواج گردد نیز سنت غائبانہ

عیسائیوں جیسا رسم و رواج ہر جگہ رائج ہوگا بدعت رواج پا جائے گی۔ سنت پیغمبری غائب ہوگی۔

گر دانگ از بہ رشوت در چنگ قاضی آری
چوں سگ پئے شکاری قاضی کند بہانہ

اگر تو قاضی کی مٹھی میں چند سکہ چاندی کے دے دے گا۔ شکاری کے کتے کی طرح قاضی بہانہ سازی کرے گا۔

ہم سود مے ستانند از مردمانِ مسکین
برسر غرور و لعنت برسر نہند خزانہ

ایک جماعت مجبور لوگوں سے سود لیا کرے گی۔ ان کے سر پر لعنت ہو اور سر پر خزانہ رکھے ہوئے ہوں گے۔

اندر نماز باشند غافل ہمہ مسلماں
عالم اسیر شہوت ایں طور در جہانہ

سب مسلمان نماز سے غافل رہیں گے۔ عالم شہوت کے قیدی ہوں گے۔ دنیا میں اسی طرح ہوگا۔

روزہ، نماز، طاعت یکدم شوند غائب
در حلقۂ مناجات تسبیح از ریانہ

روزہ، نماز حکم برداری یک لخت غائب ہوگی۔ مناجات کی محفلوں میں ذکر و اذکار ریاکارانہ ہوگا۔

شوقِ نماز و روزہ حج و زکوٰۃ و فطرہ
کم گردد و برآید یکبار خاطرانہ

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، فطرہ کا شوق کم ہو جائے گا۔ دلوں پر ایک بوجھ معلوم ہوگا۔

ناگاہ مومناں راشورِ پدید آید
باکافراں نمایند جنگے چوں رستمانہ

اچانک مسلمانوں کو ایک ظاہر شور سنائی دے گا، کافروں کے ساتھ ایک رستمانہ

دلیرانہ جنگ لڑیں گے (یہ واقعہ ۱۹۶۵ء میں رونما ہوا۔ جب صدر پاکستان ایوب خان تھے۔)

شمشیر ظفر گیرند باخصم جنگ آرند
تا آنکہ فتح یا بنداز لطفِ آں یگانہ

فتح والی تلوار پکڑ کر دشمن کے ساتھ جنگ کریں گے۔ حتیٰ کہ ذات باری تعالیٰ کی مہربانی سے فتح حاصل کرلیں گے۔

از قلب پنج آبی خارج شوند ناری
قبضہ کنند مسلم بر شہر غاصبانہ

پنجاب کے قلب سے (کھیم کرن سے) ناری لوگ بھاگ جائیں گے۔ مسلمان شہر پر غاصبانہ قبضہ کرلیں گے۔

کفار جملہ یکجا ہم عہد ہانمایند
سازند مومناں را مغلوب جابرانہ

تمام کافر یک جا ہو کر اقرار کریں گے۔ مسلمانوں کو جابرانہ مغلوب (سیاسی) کرلیں گے۔

بقال شود علم دار در ملک ہائے کفار
فی النار گشتہ کفار در کفر حالتانہ

ہندو بنیا (شاستری) کافروں کے ملک میں صاحب علم ہوگا۔ کافر کفر کی حالت میں آگ میں چلا جائے گا۔ (یعنی مرجائے گا)

از لطف و فضل یزداں بعد از ایام ہفدہ
خوں ریختہ و قربان دادند غازیانہ

سترہ روز کی جنگ کے بعد ذات باری تعالیٰ کے فضل وکرم سے غازی لوگ

خونریزی کر کے اور قربانی دے کر سرخرو ہوں گے۔

درحینِ بیقراری ہنگامِ اضطراری
رحمے کند چوباری برحال مومنانہ

بیقراری کے وقت اضطرار کے وقت۔ ذاتِ باری تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائیں گے۔

مومنانِ میر خود را از سفیہ تنزیل سازند
برمسلماں بیاید تذلیل خاسرانہ

مسلمان اپنے صدر کو سفاہت سے اتار دیں گے اس کے بعد مسلمانوں کو خسارہ والی ذلت آئے گی۔

خونِ جگر بنوشم از رنج باتو گویم
لِلّٰہ ترک گردان آں طرز راہبانہ

میں اپنے جگر کا خون پی کر رنج کے ساتھ تجھے کہتا ہوں خدا کے لئے وہ طریقہ راہبوں والا ترک کردے۔

قہر عظیم آید بہر سزا کہ شاید
آخر خدا بہ ساز دیک حکم قاتلانہ

(ورنہ) ایک بہت بڑا قہر آئے گا۔ جو سزا کے لئے سزاوار ہوگا۔ آخر کا ذاتِ باری تعالیٰ ایک حکم قاتلانہ جاری کردیں گے۔

کشتہ شوند مسلماں افتاں شوند خیزاں
از دست نیزہ بنداں یک قوم ہندوآنہ

اس حکم میں مسلمان جان سے مارے جائیں گے۔ گرتے پڑتے ہوئے اٹھتے ہوئے ہوں گے۔ (یعنی نقصان اٹھائیں گے) ایک ہندو قوم کے ہاتھوں جو اسلحہ

بند ہوگی۔

مشرق شود خرابے از مکر حیلہ کاراں

مغرب دہند گریہ برفعل سنگدلانہ

مشرقی پاکستان حیلہ کاروں کے فریب سے تباہ ہوگا۔ مغربی پاکستان والے سنگدلانہ فعل پر گریہ زاری کریں گے۔

ارزاں شود برابر جائیداد و جانِ مسلم

خوں می شود روانہ چوں بحرِ بیکرانہ

مسلمانوں کی جان جائیداد کی طرح سستی ہوگی۔ گہرے سمندر کی طرح مسلمانوں کا خون رواں ہوگا۔

شہر عظیم باشد اعظم ترین مقتل

صد کربلاء چوں کربل باشد نجانہ خانہ

ایک بہت بڑا شہر (ڈھاکہ) بہت بڑی قتل گاہ بنے گا، کربلاء کی طرح سینکڑوں کربلائیں گھر گھر رونما ہوں گی۔

رہبرز مسلماناں در پردہ یار آناں

امداد دادہ باشد از عہد فاجرانہ

مسلمانوں کا رہبر پردہ میں ان کا دوست ہوگا۔ اپنے فاجرانہ اقرار سے انہیں امداد دے گا۔

ازگاف شش حروفی بقال کینہ پرور

مفتح شود یقینی از مکر ماکرانہ

وہ شخص (اندرا گاندھی) جس کا نام گاف سے شروع ہوگا اس کے نام کے کل چھ حروف ہوں گے اپنے مکر اور مکاری سے یقینی طور پر فاتح ہو گا۔

(گ۔ا۔ن۔د۔ھ۔ی)

ایں قصہ بین العیدین ازشیں ونون شرطین

ساز د ہنود بدرا مغلوب فی زمانہ

یہ واقعہ دو عیدوں کے درمیان جب کہ سورج درجہ پچاس پر ہوگا اور چاند شرطین کی منزل میں ہوگا ہندو ہر برے آدمی کو اس وقت مغلوب کردے گا۔ شین سے شمس مراد ہے۔ نون سے پچاس درجہ۔ شرطین چاند کی دو تاریخ ہے۔ (یہ واقعہ ۲۲ نومبر ۱۹۷۱ء کو رونما ہوا۔ جب صدر پاکستان یحییٰ خاں تھا)

ماہ محرم آید چوں تیغ با مسلماں

سازند مسلم آندم اقدام جار حانہ

محرم کے مہینہ میں مسلمانوں کے پاس ہتھیار آجائیں گے۔ مسلمان اس وقت جارحانہ قدم اٹھائیں گے۔

بعد آں شود چوں شورش در ملک ہند پیدا

فتنہ، فساد برپا براض مشرکانہ

اس کے بعد ہندوستان کے ملک میں ایک شورش ظاہر ہوگی۔ مشرکانہ سرزمین پر فتنہ فساد برپا ہوگا۔

درحین خلفشارے قومیکہ بت پرستاں

برکلمہ گویاں جابراز قہر ہندوانہ

اس خلفشار کے وقت بت پرست قوم کلمہ گو مسلمانوں پر جابر ہوں گے۔ ہندوؤں کے قہر وغضب کی وجہ سے صبر کرنے والے ہوں گے۔

برمومنانِ غربی شد فضلِ حق ہویدا

آید بدست ایشاں مردانِ کا روانہ

مغربی پاکستان کے مسلمانوں پر ذات باری تعالیٰ کا فضل ظاہر ہوگا۔ ان کے ہاتھ کام چلانے والے آدمی آجائیں گے۔

بہر صیانتِ خود از سمت کج شمالی
آید برائے فتح امداد غائبانہ

اپنی امداد کے لئے شمال مشرق سے فتح حاصل کرنے کے لئے غالبانہ امداد آئے گی۔

آلات حرب و لشکر در کار جنگ ماہر
باشد سہیم مومن بیحد و بے کرانہ

جنگی ہتھیار، اور جنگی معاملہ میں ماہر لشکر آئیگا۔ مسلمانوں کو بیحد و بے حساب تقویت پہنچے گی۔

عثمان و عرب فارس ہم مومنانِ اوسط
از جذبۂ اعانت آیند والہانہ

ٹرکی والے عرب والے ایران والے اور مشرق وسطیٰ والے امداد کے جذبہ سے دیوانہ وار آئیں گے۔

اعراب نیز آیند از کوہ و دشت و ہاموں
سیلاب آتشیں شد از ہر طرف روانہ

پہاڑوں اور جنگلوں سے اعراب بھی آئیں گے۔ آگ والا سیلاب چاروں طرف رواں ہوگا۔

چترال ناگا پربت باسین ملک گلگت
پس ملک ہائے تبت گیر نار جنگ آنہ (آناں)

چترال۔ نانگا پربت۔ چین کے ساتھ گلگت کا علاقہ مل کر تبت کا علاقہ میدان جنگ بنے گا۔

یکجا شوند عثمان ہم چینیاں وایران
فتح کنند ایناں کل ہند غازیانہ

ترکی والے، چین والے اور ایرانی ایک جگہ ہو جائیں گے یہ سب تمام ہندوستان کو غازیانہ طور سے فتح کرلیں گے۔

غلبہ کنند ہمچوں مورو ملخ شباشب
حقا کہ قوم مسلم گردند فاتحانہ

چیونٹیوں اور مکڑیوں کی طرح راتوں رات غلبہ حاصل کریں گے۔ میں قسم کھاتا ہوں حق تعالیٰ کی کہ مسلمان قوم فاتح ہوگی۔

کابل خروج سازد در قتل اہل کفار
کفار چپ و راست سازند بسے بہانہ

اہل کابل کافروں کے قتل کرنے کے لئے نکل آئیں گے۔ کافرین دائیں بائیں بہانہ سازی کریں گے۔

از غازیان سرحد لرزد زمین چومرقد
بہر حصولِ مقصد آیند والہانہ

سرحدی غازیوں سے زمین مرقد کی طرح لرزے گی۔ مقصد کو حاصل کرنے کے لئے دیوانہ وار آئیں گے۔

از خاص و عام آیند جمع تمام گردند
درکار آں فزایند صدگونہ غم افزانہ

عام خاص لوگ سب کے سب جمع ہو جائیں گے۔ اس کے کام میں سینکڑوں قسم کے غم کی زیادتی ہوگی۔

بعد از فریضۂ حج پیش از نماز فطره

از دستِ رفته گیر نداز ضبطِ غاصبانه

یہ واقعہ بڑی عید کے بعد اور (چھوٹی) عیدالفطر کی نماز سے پہلے ہوگا۔ ہاتھ سے گئے ہوئے علاقہ کو حاصل کرلیں گے اور جوانہوں نے غاصبانہ ضبط کیا ہوا ہے۔

رودِ اٹک نہ سہ باراز خون اہل کفار

پُرمے شود بہ یکبار جریان جاریانہ

دریائے اٹک کافروں کے خون سے تین مرتبہ ایک بار بھر کر جاری ہوگا۔

پنجاب، شہر لاہور، کشمیر ملک منصور

دو آب، شہر بجنور گیر ند غالبانہ

پنجاب، شہر لاہور، ملک کشمیر نصرت شدہ گنگا اور جمنا۔ شہر بجنور پر مسلمان غالبانہ قبضہ کرلیں گے۔(دوآب سے مراد دریائے گنگا اور دریائے جمنا ہے)

از دُخترانِ خوشرو از دلبران مہ رُو

گیر ندملک آں سُو خلقے مجاہدانہ

خوبرولڑکیاں اور حسین دلربائیں، مجاہدین مال غنیمت میں اپنی ملکیت میں لے لیں گے۔

بعداز عقب ایں کار مغلوب اہل کفار

مسرور فوج جرار باشند فاتحانہ

اس کام کے بعد کافر مغلوب ہو جائیں گے۔ جری لشکر خوش ہو جائے گا اور فاتح ہوگا۔

ایں غزوہ تا بہ شش ماہ پیوستہ ہم بشر ہا

مسلم بفضلِ اللہ گردند فاتحانہ

یہ لڑائی چھ ماہ تک انسانوں میں گھلی ملی رہے گی۔ مسلمان اللہ تعالیٰ کے فضل سے فاتح ہوں گے۔

خوش می شود مسلماں از لطف وفضل یزداں

خالق نمایدا اکرم از لطفِ خالقانہ

مسلمان ذات باری تعالیٰ کے فضل وکرم سے خوش ہو جائیں گے۔ ذات باری تعالیٰ لطف وکرم خالقانہ فرمائیں گے۔

کشتہ شوند جملہ بد خواہ دین وایماں

کل ہند پاک باشداز رسمِ ہندوانہ

دین اور ایمان کے بدخواہ لوگ جان سے مارے جائیں گے۔ تمام ہندوستان ہندو (گورنمنٹ) سے پاک ہو جائے گا۔

یک زلزلہ کہ آید چُوں زلزلہ قیامت

آں زلزلہ بہ قہر در ہند سندھیانہ

ایک زلزلہ قیامت کے زلزلوں کی طرح آئے گا۔ وہ زلزلہ قہر بن کر ہند اور سندھ میں نمودار ہوگا۔

چوں ہند، ہم بہ مغرب قسمت خراب گردد

تجدید یاب گردد جنگ سہ نوبتانہ

ہندوستان کی طرح مغرب کی یعنی یورپ کی تقدیر خراب ہو جائے گی۔ تیسری عالمگیر جنگ تازہ ہو جائے گی۔

آں دو الف کہ گفتم الفے تباہ گردد

راحملہ ساز یا بد برالف مغربانہ

دوالف انگلستان اور امریکہ جو پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ایک الف

(انگلستان) تباہ ہو جائے گا۔ روس انگلستان پر حملہ کر دے گا۔

جیم شکست خوردہ بارابر آید

آلاتِ نارآرند مہلک جہنمانہ

جرمنی یا جاپان عالمگیر جنگ دوئم میں شکست خوردہ روس کے ساتھ برابری کرے گا یا ساتھ مل جائے گا۔ جنگ میں آتشی ہتھیار بڑے مہلک قسم کے جہنمی استعمال کریں گے۔

راہم خراب باشداز قہر ''سین'' سازر

ازاوامان یا بداز حیلہ و بہانہ

روس بھی چین کے قہر وغضب سے تباہ ہو جائے گا۔ چین سے روس مکر اور بہانہ سے امان حاصل کر کے جان بچائے گا۔

کاہد الف جہاں کو یک نقطہ رونماند

الا کہ اسم و یادش باشد مؤرخانہ

انگلستان اتنا تباہ ہوگا۔ کہ اس کا ایک نقطہ بھی باقی نہ رہے گا۔ مگر اس کا نام اور ذکر کتب ہائے تاریخ میں باقی رہ جائے گا۔

تعزیر غیبی آید مجرم خطاب گیرد

دیگر نہ سر فرازد برطرز راہبانہ

یہ انہیں غیبی سزا ملی اور خطابِ مجرم حاصل ہوا۔ دوسرا کوئی شخص راہبوں کی طرح سربلندی نہ کرے گا۔

دنیا خراب کردہ باشند بے ایماناں

گیرندمنزلِ خود فی النار دوزخانہ

ان لوگوں بے ایمانوں نے اپنی دنیا خراب کر لی ہے۔ آخر کار اپنی منزل دوزخ

میں انہوں نے بنالی۔

رازے کہ گفتہ ام من دُرّے کہ سفتہ ام من

باشد برائے نصرت اسناد غائبانہ

وہ راز جو میں بیان کر چکا ہوں وہ موتی جو میں پرو چکا ہوں یہ غیبی سند ہے اور میں نے اس لئے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کی مدد یقیناً کریں گے۔

عجلت اگر بخواہی نصرت اگر بخواہی

کن پیروی خدا را در قول قُدسیانہ

اے مخاطب! اگر تو عجلت چاہتا ہے یا اللہ کی مدد چاہتا ہے۔ خدا کے لئے اللہ کے نیک بندوں کے قول کی پیروی کر۔

تاسال بہتری از کان زھوقاً آید

مہدی عروج سازداز مہد مہدِ یانہ

حتی کہ بہترین سال وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا والا سال آجائے۔ امام مہدی علیہ السلام مہدیانہ ہدائت والے عروج پکڑیں گے۔

ناگاہ بہ موسم حج مہدی عیاں باشد

ایں شہرت عیانش مشہور در جہانہ

اچانک حج کے ایام میں امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ ان کی ظاہر ہونے والی یہ شہرت دنیا میں مشہور ہوگی۔

زیں بعد از اصفہان دجّال ہم در آید

عیسٰی برائے قتلش آیدز آسمانہ

اس کے بعد اصفہان شہر سے دجّال کافر ظاہر ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام اس کے قتل

کرنے کے لئے آسمان سے تشریف لے آئیں گے۔

خاموش باش نعمت اسرار حق مکن فاش
درسال کُنتُ کُنزًا باشد چنیں بیانہ

اے نعمت اللہ شاہ! خاموش ہو جا رب کے رازوں کو ظاہر نہ کر۔

(کُنتُ کُنزًا) پانچ سو اڑتالیس ہجری میں میں واقعات بیان کر رہا ہوں۔

ک۔ن۔ت۔ک۔ن۔ز۔ا

۲۰+ ۵۰+ ۴۰۰+ ۲۰+ ۵۰+ ۷+۱ = ۵۴۸ ہجری

اولیاء اللہ کا علم، علم الٰہی ہوتا ہے

میرے بزرگو اور دوستو! ذات باری تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٌ تحقیق ہم نے انسان کو اَحْسَنِ تَقْوِیْمٌ میں تخلیق کیا۔ یعنی ہم نے انسان کو پیکر حسن و جمال بنایا پھر یوں کہا جائے۔ ہم نے حضرت انسان کو مراتب خمسہ الٰہیہ کا جامع بنایا۔ خمسہ الٰہیہ کیا ہیں؟

(۱) غیب مطلق (۲) غیب مضاف مطلق (۳) شہادت مطلق (۴) شہادت مضاف مطلق (۵) حضرتِ انسان (فی احسن تقویم)

۱۔ غیب مطلق

جس کا نشان اعیان ثابتہ ہیں یعنی صورِ علمیہ ذاتی۔ علمی صورتیں ان کو معلوماتِ الٰہیہ بھی کہا جاتا ہے۔ معلوم ہو کہ ذاتِ باری تعالیٰ کی معلومات ذات کے علم سے مقدم ہیں۔ اسی لئے شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ ذات باری تعالیٰ کی معلومات نے ذات کے نفس سے ذات کو علم عطا کر دیا۔

۲۔ غیب مضاف مطلق

جس کا نشان عالم ارواح ہے۔ یہ مجرد ہے۔ بسیط ہے۔ بے صورت ہے۔ بے حد ہے۔ لامتناہی ہے۔ خرق والتیام سے پاک ہے۔ تجزیٔ اور تبعیض سے پاک

ہے۔ یہ ظہور کا پہلا مرتبہ ہے اور مراتب کونیہ کا بھی پہلا مرتبہ ہے۔ جیسا کہ مرتبۂ وحدت مجمل تھا۔ ویسا ہی یہ مرتبہ مجمل ہے۔

۳۔ شہادت مطلق

جس کا نشان عالم ملک ہے۔ اسی کو عالم اجسام بھی کہتے ہیں۔ اور یہ ظہور اتم کا درجہ ہے۔ جو تعینات ذات کے بطون میں موجود تھے۔ جب ذات نے انہیں ظاہر کرنے کا ارادہ فرمایا تو لباس اول جوان کو دیا گیا۔ وہ عالم ارواح یعنی غیب مضاف مطلق کا دیا گیا۔ جو غَیرِ اِمتِیَازِ بَعضُھَا عَنْ بَعضٍ ہے۔ پس جب وہ ظہور اتم کے درجہ کو پہنچا۔ تو اس میں اِمتِیَازٌ بَعضُھَا عَنْ بَعضٍ پیدا ہوگئی۔ اور یہ مرتبہ تجزیٔ اور تبعیض کو قبول کرتا ہے۔

۴۔ شہادت مضاف مطلق

یہ عالم شہادت کا مضاف ہے۔ جس کا نشان عالم مثال ہے۔ یہ عالم مثال عالم ارواح اور عالم اجسام کے درمیان ایک برزخ ہے۔ اس کی ایک جہت عالم ارواح کے مشابہ ہے اور ایک جہت عالم اجسام کے مشابہ ہے۔ جو کچھ عالم ارواح میں مجمل تھا۔ وہی کچھ عالم مثال میں مفصل موجود ہے۔ بہ اعتبار اشکالِ لطیفہ عالم ارواح کے مشابہ ہے اور مقداری ہونے کے اعتبار سے عالم اجسام کے مشابہ ہے۔ عالم مثال کی وسعت کے سامنے یہ کائنات ایسے ہے۔ جیسے کہ ایک بڑے وسیع میدان میں ایک انگوٹھی رکھ دی جائے اس عالم مثال کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مثال مطلق (۲) مثال مقید۔ جسے ہم اپنا خیال کہتے ہیں وہی مثال مقید ہے (جسے ہم اپنا خیال کہتے ہیں۔ وہی مثال مقید ہے) مثالِ مطلق کے دو الگ الگ برزخ ہیں۔ (۱) مثال امکانی (۲) مثال معانی۔ جو کچھ اس عالم میں ظاہر ہو رہا

ہے۔ وہ مثالِ مطلق سے نزول کرتا ہے۔ تو اس کو مثال امکانی کہتے ہیں۔ پھر اس عالم سے عروج کر کے دُوسرے عالم کی طرف عروج کرتا ہے۔ تو اس کی مثال کو معانی کہتے ہیں۔

۵۔ حضرت انسان

جو غیب مطلق اور غیب مضافِ مطلق اور شہادت مطلق اور غیب مضافِ شہادتِ مطلق کا جامع جمیع مراتب ہے۔ پس ذاتِ حق نے ان خمسہ الٰہیہ ہی کو اَحسَنِ تَقوِیمٌ ارشاد فرمایا۔ اور حضرت انسان انہی خمسہ جواہر کا حامل ہے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ ۝ پھر پھینک دیا ہم نے اس کو نیچوں سے نیچے۔ یعنی اَحسَن تَقوِیمٌ کا جوہر رکھ کر پھر اسے حجابات میں محجوب کر دیا۔ چونکہ بوجۂ حجابات ہی یہ مراتب حضرت انسان پر پوشیدہ رہتے ہیں۔ پھر ارشاد ہوتا ہے۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کئے یعنی ایمان ایسا لائے۔ کہ ایمان کے تینوں درجہ عِلْمُ الْيَقِيْنَ عَيْنُ الْيَقِيْن اور حَقُّ الْيَقِيْن حاصل کرنے کے بعد اعمال صالحہ سے یہ حجابات دور کر دے۔ تو جب حجابات دور ہو جائیں تو اس پر تمام مراتب جن کا حضرتِ انسان جامع ہے۔ کھل جاتے ہیں۔ جب مراتب کھل جاتے ہیں۔ تو اس پر اَحسَنِ تَقوِیمٌ روشن اور ظاہر ہو جاتی ہے۔ تو پھر یہ انسانِ کامل ہے۔ ولی اللہ ہے۔ تو جب یہ مقام حاصل ہو گیا تو دیکھنے کو بندہ ہے۔ مگر صفات ذاتِ باری تعالیٰ کے ہیں۔ جیسے کہ آسیب زدہ کی مثال ناطق ہے۔ کہ دیکھنے کو آدمی ہے۔ مگر صفات آسیبی ظہور پذیر ہیں۔ جیسا کہ حضرت رومی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

چوں پری قادر شود بر آدمی
می برداز مرد وصف مروی

پس جب صفات ذات حق کے ہو گئے۔ تو بظاہر صورت انسان کی ہے۔ مگر صفات وشیون ذات حق کے ہیں۔ پس اسی مقام پر حضرت رومی نے فرمایا

اولیاء اللّٰہُ اللّٰہُ اولیاء
ہیچ فرقے درمیاں نبود روا

جو اللہ کے ولی ہیں۔ اللہ اُن کا ولی ہے۔ اللہ اور ولی کے درمیان فرق کرنا جائز نہیں۔ چونکہ صفات بدل گئے۔ تو اب یہ مقام حاصل ہوا کہ جو اللہ کا علم ہے وہ ولی کا علم ہے۔ اور جو ولی کا علم ہے۔ وہ اللہ کا علم قرار دیا۔

دعا کریں۔ کہ ذات باری تعالیٰ سب مومنوں کو دین اسلام پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنَ۔

تالیف وتصنیف
حافظ محمد سرور ''نظامی''
فیصل آباد (پاکستان)

میرے بزرگو اور دوستو! مندرجہ ذیل اشعار جن کی ردیف ''مے بینم'' ہے۔ یہ کل اشعار ایک سو ساٹھ ہیں۔ جن میں سے پچپن اشعار اسی کتابچہ کے صفحہ ۲۴ سے ۳۰ تک شائع ہو چکے ہیں۔ باقی ایک سو پانچ اشعار درج ذیل ہیں۔ ان اشعار میں صرف ایران کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ مطلع اور مقطع والے دو شعر وہی ساتھ شامل کر دیئے گئے ہیں۔ اس طرح یہ کتاب اب موجودہ صورت میں تین سو ترپن (۳۵۳) اشعار پر مشتمل ہے۔

مؤلف: حافظ محمد سرور چشتی نظامی

قصیدہ

قدرت کرد گارے بینم
حالت روز گارے بینم

میں خدا کی قدرت کا مشاہدہ کرتے ہوئے زمانہ کی حالت دیکھ رہا ہوں۔

از نجوم ایں سخن نمی گوئم!
بلکہ از سر یارے بینم

یہ باتیں نجوم کے اعتبار سے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ اپنے یار کے رازوں میں سے دیکھ رہا ہوں

از سلاطین گردش دوران
یک یہ را سوار مے بینم

اس زمانہ کے بادشاہوں میں سے ایک کے بعد ایک سوار دیکھ رہا ہوں۔

ہر یکے را بمثلِ ذرہ نور
پر تو آشکار مے بینم

ہر ایک کو ذرہ نور کے مثل ایک پرتو ظاہراً طور پر دیکھ رہا ہوں۔

بعد از آں ائمۂ اطہار
دیگر لے را سوارے بینم

آلِ آئمہ اطہار کے بعد دوسرے کی حکومت دیکھ رہا ہوں۔

از پس شاہی ہمہ ایں با
چند سلطان بکارے بینم

ان کی بادشاہت کے بعد پھر چند ایک سلطان بنتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

از بزرگیٔ و رفعت ایشاں
صفوی برقرار مے بینم

ان کی بزرگی اور رفعت کو میں صفوی خاندان میں دیکھ رہا ہوں۔

آخر بادشاہی صفوی!!!
یک حسینی بکار مے بینم

صفوی خاندان کا آخری بادشاہ ایک حسینی خاندان کا ہوگا۔

از بخارا ہرات و بلخ و سرخس
لشکر بے شمار مے بینم

بخارا، ہرات، بلخ اور سرخس سے بے شمار لشکر آتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

باز بعد از خرابیٔ ایشاں
ساربانی بکارے بینم

ان کی تباہی اور خرابی کے بعد ایک ساربان کو حکومت ملے گی میں دیکھ رہا ہوں۔

نادرے در جہاں شود پیدا
قامتش استوار مے بینم

نادر شاہ دنیا میں پیدا ہوگا۔ اس کی حکومت کو بھی استواری پیدا ہوگی میں دیکھ رہا ہوں۔

بیست و شش سال بادشاہیِ او،
تا بگردوں غبار مے بینم

وہ چھبیس (۲۶) سال تک بادشاہی کرے گا۔ اس کا غبار آسمانوں تک اڑتا ہوا میں دیکھ رہا ہوں۔

آخرِ عہدِ نو جوائیٔ او
قتل او آشکار مے بینم

وہ جوانی کے زمانہ میں قتل ہو جائے گا۔ اس کے قتل کو میں صاف طور پر دیکھ رہا ہوں۔

بعد ازاں دیگرے فنا گردد
شاہِ دیگر بکارے بینم

اس کے بعد کسی دوسرے سے مارا جائے گا۔ پھر ایک بادشاہ حکومت کرے گا۔

بادشاہی زنو شود پیدا
تیغ او آب دارے بینم

اب بادشاہی از سر نو بنے گی۔ میں ان کی تیغوں کو آب دار دیکھ رہا ہوں۔

بیست و پنج است پادشاہیٔ او
سِکہ اش بے عیارے بینم

اس کی بادشاہی پچیس (۲۵) سال تک ہوگی۔ اس کا سِکہ رائج ہوگا۔ میں دیکھ رہا ہوں۔

چوں زنسلش بسے دلد ماند
بوالعجب روزگار مے بینم

اس کی نسل سے بہت اولاد ہوگی۔ زمانہ تعجب انگیز ہوگا۔

بادشاہ ہے بود محمد نام
شہیش باوقار مے بینم

ایک بادشاہ محمد نامی ہوگا۔ وہ بہت باوقار ہوگا۔ میں دیکھ رہا ہوں۔

دہ وہفت است پادشاہیٔ او
اولش باوقار مے بینم

اس کی بادشاہی سترہ (۱۷) سال ہوگی۔ وہ پہلا باوقار بادشاہ ہوگا۔

بادشا ہے زسمتِ ترکستان
دفعِ اشرار زارے بینم

ایک بادشاہ ترکستان کی طرف سے آئے گا۔ وہ دشمنوں کو دفع کرے گا۔

اربعین است پادشاہیٔ او
دولتش کام کارے بینم

اس کی بادشاہی چالیس سال ہوگی۔ اس کا سکہ بھی جاری رہے گا۔

دائم اوراہے نہ کثرت لیل
لیلِ اُوبے نہار مے بینم

وہ ہمیشہ راتوں کو جاگتا رہے گا۔ اس کی راتیں بغیر دن کے ہوں گی۔

لیک آں شاہ را زیانی است
محرم اونگارے بینم

لیکن اس بادشاہ کو بھی ایک نقصان ہوگا۔ اس کا محرم محبوب ہوگا

چوں فریدوں بتخت بنشیند
دولتش برقرار مے بینم

جب فریدوں تخت پر بیٹھے گا تو اس کی بادشاہی کو قرار حاصل ہوگا۔

صر صر دیگر ش شود پیدا
پائے اُو در رکاب مے بینم

اک دفعہ پھر تیز وتند ہوا سے نقصان ہوگا اس کو پھر قیام حاصل نہ ہوگا۔

مسکنِ فوتِ اُو در اصفہاں
برسرِ مرغزار مے بینم

اس کی قبر اصفہاں میں ایک سرسبز قطعہ میں ہوگی۔

حاکم قندھار مثل شتر
بردماغش مہارے بینم

حاکم قندھار اٹھے گا جس کے منہ میں مثل اونٹ کی مہار ہوگی یعنی وہ ہمیشہ سوار ہی رہے گا۔

حکم دربارۂ اش صدو دہند
سرِ او رہا بدار مے بینم

اس کے لئے حکم دیا جائے گا کہ اس کو سولی دے دی جائے۔

ناگہاں شخصے از توابع لد
حاکم کامگارے بینم

اچانک ایک شخص لد کے تابعین میں سے ظاہر ہوگا۔ جس کی حکومت چلے گی

ہست شاہ و وکیل خوانندش
کمترین ہوشیار مے بینم

بادشاہ اور اس کے وزراء کمترین ہوشیار میں دیکھ رہا ہوں۔

لشکرش سی صد صف برائے جلال
جنگِ او آشکارے بینم

اسے لشکر میں تیس ہزار صفیں ہوں گی جو اسکے جاہ وجلال کو ظاہر کرتی ہیں اس کے عہد میں جنگ ہوگی

عہد آں شاہ کشور دوراں!
دو بلاء آشکارے بینم

اس بادشاہ فاتح کے عہد میں دو مصائب ظاہر ہوں گے میں دیکھ رہا ہوں

یک تزلزل بود یکے طاعون
حالِ مردم فگارے بینم

ایک زلزلہ اور دوسرا طاعون ظاہر ہوگا۔ لوگوں کا حال بہت خراب ہوگا۔

غارت و قتل شیعانِ علی
دستِ ایشاں بکارے بینم

شیعانِ علی کو یہ لوگ قتل کرنے میں مصروف ہوں گے میں دیکھ رہا ہوں۔

عنین وسین چونکہ بگزرد از سال
ایں اساس آشکارے بینم

جس وقت ایک ہزار ساٹھ سال گزر جائیں گے تو یہ سب کچھ ظاہر ہوگا۔

شہر تبریز راچوں کوفہ کنند
شہر طہران قرار ے بینم

تبریز کوفہ بنا دیں گے۔ البتہ تہران میں امن رہے گا۔

جنگِ او درمیان تبریز است
فتح او آشکارے بینم

یہ جنگ تبریز کے درمیان ہوگی۔ اور اس کی فتح کو میں آشکار دیکھ رہا ہوں۔

دراصفہاں چو او پیادہ شود
در ابر غو سوار ے بینم

جب وہ اصفہان میں پیدل چل رہا ہوگا تو ایک سوار ظاہر ہوگا۔

چوں بہم ے رسند شاہ و سوار
قتل او آشکار ے بینم

بادشاہوں کے قتل پر پھر جنگ شروع ہو جائے گی، میں دیکھ رہا ہوں۔

بعد ازاں دیگرے فنا گردد
شاہ دیگر بکارے بینم

اس کے بعد دوسرے فنا ہو جائیں گے، ایک دوسرا بادشاہ بادشاہی کرے گا۔

پادشاہی کند چو بیست و دو سال
کارش آخر بزار ے بینم

بائیس سال کی حکومت ہوگی۔ آخر اس کو بھی زوال ہوگا۔

بعد ازاں لُر، لُر و گر آید!
ظالم و نابکار ے بینم

اس کے بعد ایک لُر، پھر دوسرا لُر آئے گا۔ یہ ظالم اور فاجر ہوں گے۔

سکّۂ نوزنند چوبر رُخِ زر
در ہمیش کم عیارے بینم

ان کا سکہ سونے پر ضرب کیا جائے گا۔ اس کے درہم کو کم عیار میں دیکھ رہا ہوں۔

هفت سال است پادشاهی اُو

دولتش بیم دار مے بینم

وہ صرف سات سال بادشاہی کرے گا۔ اس کی حکومت خوف رکھنے والی میں دیکھ رہا ہوں۔

چوں زمستاں پنجمیں گزرد!!

ششمین خوش بہار مے بینم

جب پانچ جاڑے گزر جائیں گے، اور چھٹی بہار آئے گی

حال امسال صورت و گراست

نہ چوپیری و بارے بینم

تو اس سال کی حالت مختلف ہوگی، بڑھاپے کی طرح جلد گزر جانے والی حالت نہ ہوگی۔

بادشاہ ہے بہ تخت بہ نشستد!

دولتش پائیدار مے بینم

جو بادشاہ تخت پر بیٹھے گا۔ اس کی حکومت پائیدار ہوگی۔

آں حسن خلق آں حسن طینت

باب عالی تبار مے بینم

وہ اچھا خلق اور اچھی طینت رکھیں گے، ان کی شان عالی ہوگی!

فرد مردانہ او لو لعزمی

محرم آشکار مے بینم

وہ مردانہ عزم و ہمت کے مالک ہوں گے حالات سے واقف ہوں گے۔

میم از اول و دال از آخر

نام او نامدار مے بینم

اس کے نام سے پہلے میم اور آخر میں دال ہوگا۔ وہ دنیا میں نام پائے گا۔

پادشاہے تمام دانائے!

در ہمہ کار زار مے بینم

تمام پادشاہوں سے دانا ہوگا اور ہر قسم کے امور میں مصروف ہوگا

ناگہاں کشتہ می شود در خواب

قاتل آں چہار مے بینم

اچانک اسے سوتے میں قتل کردیا جائیگا۔ اس کے قاتل چار ہوں گے،

بعد از دیگرے فنا گردد

شاہ دیگر بکارے بینم

اس کے بعد دوسرا اسے ماردے گا، اور اس دوسرے کی بادشاہت شروع ہوگی

کہ محمد بنام او باشد

تیغ او آب دار مے بینم

اس کا نام محمد ہوگا۔ اس کی تلوار خوب کام کرے گی!!!

چار دہ سال پادشاہی او

دولتش کام گار مے بینم

اس کی بادشاہت چودہ سال رہے گی، اس کی حکومت کامیاب ہوگی۔

سال کز مرغ مے شود پیدا

قوت او آشکار مے بینم

اس کی حکومت میں جانور بہت پیدا ہوں گے اس کی طاقت ظاہر ہوگی۔

بعد ازاں دیگرے فنا گردَد

شراہ دیگر بکار مے بینم

اس کو بھی کوئی دوسرا ماردے گا، اور پھر دوسرے کی حکومت بنے گی۔

ناصر الدین بہ نصرت دوراں

چار دہ ہشت سال مے بینم

اس کا نام ناصرالدین ہوگا، اس کی حکومت اڑتالیس سال ہوگی۔

کوکب روشنی بود پیدا

یا نجم و مدار مے بینم

اس کے عہد میں کوئی روشنی والا ستارہ یا دمدار ستارہ ظاہر ہوگا۔

از خراساں و دراصفہاں ہم!

چہ دہلہکا بکار مے بینم

وہ خراسان اور اصفہان میں بھی نظر آئے گا اور اس کا شہرہ عام ہوگا۔

روزہ جمعہ زشہر ذی قعد

تن او در مزار مے بینم

جمعہ کے دن ذی قعدہ کے مہینے وہ فوت ہوجائے گا۔

شاہ دیگر کارمے آید!!

شاہیش نا گوار مے بینم

اب دوسرا بادشاہ حکومت سنبھالے گا اس کی بادشاہت ناگوار ہوگی۔

چہار شنبہ ز شہر ذی قعدہ

مرگ او آشکار مے بینم

وہ بھی بدھ کے دن ذی قعدہ کے مہینے مرجائے گا۔

بعد ازاں دیگرے فنا گر دو

پسرش یادگار مے بینم

اس کو بھی کوئی دوسرا ماردے گا۔ تو اس کا لڑکا تخت نشیں ہوگا۔

بعد ازاں شاہ مظفر الدین را

تو بداں برقرار مے بینم

اس کے بعد مظفرالدین شاہ کو تخت حکومت ملے گا!!!

از الف تابدال مے گوئم!!

شاہین را مدارمے بینم

الف سے دال تک جس قدر بادشاہوں کا ذکر کیا ہے ان کو قرار ہوگا۔

چوں گذشت از سریرِ دولت اُو

تو نہ بیں من دو بارے بینم

جب اس کا بھی دورِ حکومت گزر جائیگا میں دو مرتبہ اسے دیکھ رہا ہوں تو نہیں دیکھتا

شاہ چوں بیروں روذ زجائیگش

شاہِ دیگر بکار مے بینم

جب یہ بادشاہ کسی جگہ باہر گیا ہوگا۔ تو دوسرا اس کے تخت پر قبضہ کرے گا۔

نوجواں مثالِ سرو بلند

دستمش بندہ دارمے بینم

ایک نوجوان سروقد ایسا آئے گا۔ اس کے ہاتھ سے آدمیوں کو پھانسی ملیگی۔

در رموز شہے امت بے تدبیر

لیکنش بخت یار مے بینم

یہ بادشاہ بے تدبیر ہوگا لیکن اس کا نصیب طاقت ور ہوگا۔

احتساب و حساب در عہد ش

ست و بے اختیار مے بینم

اس کے عہد میں قانون اور حساب کتاب ست اور بے اختیار ہوگا۔

ظلم پنہاں خیانت و تذویر!

برّ اعاظم شعار مے بینم

پوشیدہ ظلم، خیانت تزویر تمام براعظم میں ہوگا!!

دولتش بے حساب میدانم

مکنیش بے شمار مے بینم

اس کی دولت تو بے حساب ہوگی، اس کی آبادیاں بھی بہت ہوں گی،

درحقیقت شہے بود ظالم

عادی از گیر و دار مے بینم

لیکن حقیقت میں وہ ظالم بادشاہ ہوگا پکڑ دھکڑ کا وہ عادی ہوگا

علمائے زماں او دائم!!!

ہمہ را مار و مار مے بینم

اس کے دور کے علماء بھی لوٹ مار میں مصروف ہوں گے۔

دائم اسپلش بزیر زین طلا

کمتراں را سوار مے بینم

وہ ہمیشہ طلائی زین پر سوار رہے گا اس سے کمتروں کو سوار میں دیکھ رہا ہوں۔

چوں فریدوں بہ تخت بہ نشیند،

سپرانش قطار مے بینم

جب فریدوں تخت نشین ہوگا تو اس کی اولاد بھی بہت ہوگی۔

ہست فضل الخطاب در عہدش

فضل رامات دارے بینم

اکثر لوگوں کو اس کے عہد میں خطاب ملیں گے اس کا کرم عام ہوگا۔

کاروبار زمانہ وا رفتہ

قحط ہم ننگ و عار مے بینم

جب اس کا زمانہ گزر جائے گا تو شرم وحیا بھی اٹھ جائے گا۔

عدل و انصاف در زمانۂ او

ہمچو ہمہ بنار مے بینم

اس زمانے میں عدل وانصاف کو آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

در زمانش وفا و عہدِ دوست

ہمچوں یخ در بہار مے بینم

اس زمانہ میں وفاء اور عہد دوستی برف کی طرح سرد ہو جائیں گے،

پس فرد مایہ گاں بے حاصل

حامل کاروبار مے بینم

اس کے بعد کمینوں کے ہاتھ میں حکومت آجائے گی۔

کہنہ رندے کار اہرمنی،

اندریں روزگار مے بینم

شراب خوری اور اہرمنی پرستی کا دور دورہ ہوگا۔

متصف بر صفات سطانست

لیک من گرگ وارے بینم

خلقت سطان کی صفات سے اثر پذیر ہوتی ہے۔ میں ان کو بھی بھیڑیا صفت

دیکھتا ہوں۔

چود و دہ سال پادشاہی کرد
شہیش را تبار مے بینم

اس بادشاہ کو بارہ سال ہو جائیں گے تو یہ بادشاہ بھی فوت ہو جائے گا۔

سپرش چوں تخت بہ نشیند،
بوالعجب روزگار مے بینم

اس کا بیٹا تخت نشین ہوگا۔ اس وقت حالات عجیب تر ہو جائیں گے۔

غارت و قتل مردم ایراں،
دست خارج بکار مے بینم

ایران میں قتل وغارت گری کے سوا کچھ نہ پایا جائے گا۔

جنگ و آشوب و فتنہ بسیار
در یمین و یسارے بینم

دائیں بائیں جنگ آشوب فتنہ بہت ہوگا۔

در خراسان و مصر و شام و عراق
فتنہ و کار زار مے بینم

خراسان مصر شام اور عراق میں بھی فتنہ اور جنگ ظاہر ہوگی۔

غارت و قتل لشکر بسیار
درمیان و کنار مے بینم

بہت سا لشکر قتل اور تباہ ہوگا۔ ملک کے وسط میں اور سرحدوں میں بھی ایسا ہوگا۔

نائب مہدی آشکار شعور
بلکہ من آشکار مے بینم

نائب مہدی کا ظہور ہوگا، بلکہ میں تو اسے ظاہر دیکھ رہا ہوں۔

قائم شرع آلِ پیغمبر
در جہاں آشکار مے بینم

آل پیغمبر کی شرع کا قائم کرنے والا جہاں میں ظاہر ہوگا۔

صورت نیمہ ہمہ خورشید
بنظر آشکار مے بینم

اس کی صورت دوپہر کے چمکنے والے سورج کی مانند ہوگی۔

سمت مشرق زیں طلوع کند
ظہور دجّال زار مے بینم

اس کی مشرق کی جانب سے دجّال لعین کا ظہور ہوگا۔

رنگ یک چشم او بچشم کبود
خرے بر خر سوارے بینم

اس کی ایک آنکھ میں پھولا ہوگا اور ایک گدھے پر سوار ہوگا ایک گدھا۔

لشکرِ او بود اصفہاں!
ہم یہود و نصاریٰ مے بینم

اس کا لشکر اصفہان میں ہوگا یہود اور نصاریٰ اس کے لشکر میں ہوں گے۔

ہم مسیح از سماء فرود آید!!!
پس کوفہ غبار مے بینم

حضرت مسیح بھی آسمان سے اتر آئیں گے، میں کوفہ میں غبار دیکھ رہا ہوں۔

کوفیاں تمام کشتہ شوند،
باہزاروں سوار مے بینم

تمام کوفی مارے جائیں گے حضرت مسیح کے ساتھ ہزاروں سوار ہوں گے۔

از دمِ تیغ عیسٰی مریم!!

قتل دجّال زار مے بینم

عیسٰی بن مریم کی تلوار سے دجّال لعین کا قتل ہوگا۔

مسکنش شہر کوفہ خواہد بود

دولتش پائیدار مے بینم

اس کا قیام کوفہ شہر میں ہوگا، اس کی حکومت مستحکم ہوگی۔

زینت شرع دین از اسلام

محکم و استوار مے بینم

اسلام کی شریعت سے دین کو زینت ہوگی ہو محکم اور استوار ہوگی۔

کاردارانِ نقدو اسکندر

ہمہ در راہ کار مے بینم

دولت منداور جاہ وحشمت والے سب لوگ ان کی راہ میں کام کریں گے۔

نہ ور دے نجود ہے گوئم

بلکہ از سرِّ یار مے بینم

یہ وارداتیں میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ ذات باری تعالیٰ کے رازوں کو میں دیکھتا ہوں۔

نعمت اللہ نشستہ در کنجے

ہمہ رادر کنار مے بینم

نعمت اللہ ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا ہے سب کچھ ایک کنارہ میں میں دیکھتا ہوں۔

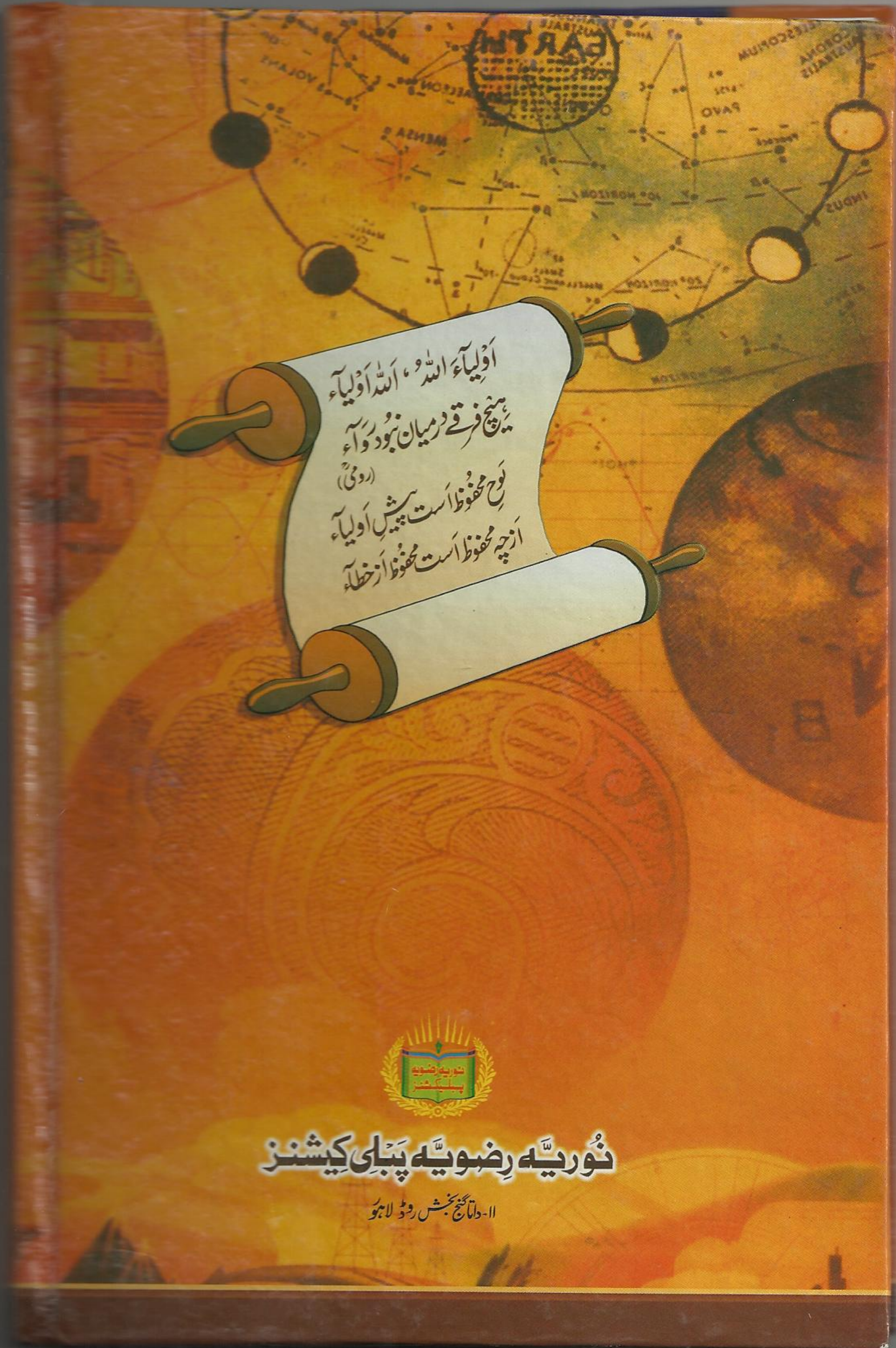
اَولیاءَ اللہ ، اَللہ اَولیاء
ہیچ فرقے درمیان نبود واء
(رومیؒ)
لوحِ محفوظ اَست پیشِ اَولیاء
اَز چہ محفوظ اَست محفوظ اَز خطاء
نوریہ رضویہ پبلی کیشنز
١١- داتا گنج بخش روڈ لاہور